میثم قادری

۴۸۶
۹۲

یا اللہ جل جلالہٗ — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

مُلّاں پمفلٹ کے موسومہ بہ مختصر سوانح عمری اعلیحضرت کے جواب میں

کانگرسی

مسلک علمائے دیوبند کی مُنہ بولتی تصویر

مُرتّبہ

مولانا ابوالطاہر محمد عجیب قادری خطیب مرکزی جامع مسجد سٹلائٹ ٹاؤن جھنگ صدر
صدر مدرس جامعہ قطبیہ رضویہ قطب آباد شریف (جھنگ)

ناشر: جمعیت خدام رضا سٹلائٹ ٹاؤن جھنگ صدر

طباعت ____ بار اوّل جنوری ۱۹۷۶ء

تعداد ____ ایک ہزار

پریس ____ لائلپور نفیس پرنٹنگ پریس لائلپور

نام کتاب ____ مسلک علماء دیوبند کی منہ بولتی تصویر

مرتب ____ مولانا محمد عجیب قادری

ناشر ____ جمعیت خدام رضا جھنگ

کتابت ____ عبدالعزیز

قیمت:- 1/50 روپے

اِنتساب

مناظرِ اسلام، منبعٔ علم و عرفان، محدّث اعظم پاکستان امامِ اہلسنّت نائبِ اعلیحضرت علّامہ مولانا الحاج

ابوالفضل محمد سردار احمد لائلپوری رضی اللہ عنہ

کے اسمِ گرامی سے منسوب کرتا ہوں۔ جنہوں نے خداداد صلاحیتوں کے طفیل مذہبِ اہلسنّت و جماعت کا بول بالا اور گستاخانِ رسالت کا منہ کالا کر کے حضور اعلیحضرت بریلوی کی نیابت کا حق ادا کر دیا۔

یکے از خدّامِ محدّثِ اعظم

ابوالطاہر محمد عجیب قادری

مقدّمہ

از رشحاتِ قلم: مجاہدِ اہلسنّت، قاطعِ رفض و بدعت، استاذ العلماء حضرت علاّمہ مولٰنا ابو الضیاء محمد عبد الرشید صاحب رضوی مہتمم جامعہ قطبیہ رضویہ قطب آباد جھنگ،

مدّت مدید سے کانگرس کمیٹی کے پروردہ لوگ اور ہندو نواز کمپنی کے نمک خوار اشخاص اگرچہ سالہا سال سے اہلِ اسلام کی مخالفت اور ریشہ دوانیوں میں مصروف تھے۔ وقتاً فوقتاً اپنی اندرونی دُکھتی ہوئی رگوں کے باعث گاہے گاہے تقریراً و تحریراً اپنی دلی تسکین کا سامان مہیّا کر لیتے۔ بظاہر وہ اس انداز سے گفتگو کرتے کہ سامعین کو محسوس تک نہ ہوتا کہ یہ چیزیں کسی وقت اہلِ اسلام کی توہین و تذلیل کا سبب ہونگی لیکن اس کی تہہ میں سمیت ہوتی تھی۔ آج ان کے مدّاح و ہم مشرب و ہم مسلک بھی ان مسموم اثرات سے چونک اُٹھے۔ چنانچہ عامر عثمانی (مدیر تجلّی" دیوبند) سے رہا نہ گیا۔ اس نے "زلزلہ" پر تبصرہ کرتے ہوئے اظہار کر ہی دیا۔ لکھتا ہے :۔

سیّد اسمٰعیل شہید کے بارے میں ہم یقین رکھتے تھے کہ اُنہوں نے اعلاءِ کلمۃ الحق کی راہ میں جان دی۔ مگر یہ ہمارے مرحوم و مغفور استاد مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نقشِ حیات میں فرماتے ہیں۔ سیّد صاحب کا اصل مقصد چونکہ ہندوستان سے انگریزی تسلّط اور اقتدار کا قلع قمع کرنا تھا جسکے باعث ہندو اور مسلمان دونوں ہی پریشان تھے۔ اس بنا پر آپنے اپنے ساتھ ہندوؤں کو بھی شرکت کی دعوت دی اور انہیں صاف صاف بتا دیا کہ آپ کا واحد مقصد ملک سے بدیسی لوگوں کا اقتدار ختم کرنا ہے اس کے بعد حکومت کس کی ہوگی اس سے آپکو غرض نہیں ہے۔ جو لوگ حکومت کے اہل ہونگے ہندو یا مسلمان یا دونوں وہ حکومت کریں گے۔ نقشِ حیات جلد دوم ص۱۳۰

یہ عبارت نقل کر کے عامر صاحب لکھتے ہیں "آپ ہی انصاف سے بتائیے مذکورہ حوالہ کی روشنی میں سیّد صاحب کے اس لشکر کے متعلق سوائے اس کے اور کیا رائے قائم کی جاسکتی ہے کہ وہ ٹھیک انڈین نیشنل کانگرس کے رضا کاروں کا ایک دستہ تھا جو ہندوستان میں سیکولر اسٹیٹ (لادینی حکومت) قائم کرنے کیلئے اُٹھا تھا۔ پھر لکھتا ہے استاذ محترم حضرت مدنی کے ارشاد سے حضرت اسمٰعیل کی شہادت ایک افسانہ بن جاتی ہے .... اس طرح کی کوششوں کے نتیجہ میں قید و بند کی مصیبتیں اُٹھانا اجرِ آخرت کا

موجب کیوں ہوگا۔

اسی طرح اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلّی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں و بے ادبیاں ان کی روزمرّہ کی غذا ہو چکے تھے اور اہلِ اسلام پر کفر و شرک و بدعت کے فتوے ان کا روزمرّہ کا وطیرہ تھا جن کے جواب میں علمائے حرمین شریفین و دیگر ممالکِ اسلامی اور خود اس ہندوستان میں حضرت مولانا فضلِ حق خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ و مولانا فضلِ رسول بدایونی و مولانا نور محمد لکھنوی خصوصاً اعلیحضرت فاضل بریلوی مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی کفریہ عبارات و شرکیہ مواد فاسدہ کا پورا پورا اپریشن و پوسٹ مارٹم کیا اسلئے مؤخر الذکر حضرت کے یہ لوگ دشمن ہیں۔ آج اس چیز کو بھی ان کے ہم مسلک لوگ سمجھ گئے ہیں۔ ان کی تلبیسات اور دو رنگی چال کو بھانپ کر عامر عثمانی (مدیر تجلّی دیوبند) کو "زلزلہ" پر تبصرہ لکھتے ہوئے یہ کہنا پڑا۔ ہمارے نزدیک جان چھڑانے کی صرف ایک ہی راہ ہے کہ یا تو تقویۃ الایمان اور فتاوٰی رشیدیہ اور فتاوٰی امدادیہ اور بہشتی زیور اور حفظ الایمان جیسی کتابوں کو چوراہے پر رکھ کر آگ دیدی جائے اور اعلان کر دیا جائے کہ ان کے مندرجات قرآن و سنت کے خلاف ہیں اور ہم دیوبندیوں کے صحیح عقائد ارواحِ ثلٰثہ اور سوانح قاسمی اور اشرف السوانح جیسی کتابوں سے معلوم کرنے چاہئیں یا ان مؤخر الذکر کتابوں کے بارے میں اعلان فرمایا جائے کہ یہ تو محض قصّے کہانیوں کی کتابیں ہیں جو رطب و یابس سے بھری ہوتی ہیں اور ہمارے صحیح عقائد وہی ہیں جو اوّل الذکر کتابوں میں مندرج ہیں (تبصرہ زلزلہ ص۱۸۷ و ص۱۸۸)۔

مگر بعض کاسہ لیسوں کو پھر بھی سمجھ نہ آئی اور گاندھی ہندو نواز ارباب کی محبت کے نشہ میں ایسے سرشار اور بدمست ہوئے کہ اسوقت تک ان کو اکابرینِ اُمّت و علمائے ربانی سمجھ کر خواہ مخواہ صحیح مسلک والوں کی توہین و تذلیل کو اپنا شیوہ بنا رکھا ہے اور غلط سلط عبارات اور قطع و برید کر کے انکی زندگی کو داغدار کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ چنانچہ یہ رسالہ موسومہ "اعلیحضرت" مؤلفہ مولوی الیاس صاحب بالاکوٹی — سٹلائٹ ٹاؤن جھنگ صدر بھی اسی زنجیر کی ایک کڑی ہے جو اسلاف کی روش کو تازہ کرتی ہے۔ اس رسالہ میں اہلسنّت و جماعت کے دلوں اور ایمانوں کو مجروح کیا گیا ہے اور شہر کی فضا بلکہ ملک کی ہوا کو مکدّر کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس کے جواب میں قلم اٹھانا غیرتِ اسلامی کے تحت ضروری تھا۔ ہم اہلسنّت و جماعت بریلوی مسلک ہرگز نہیں چاہتے تھے کہ فضا مسموم ہو اور تفرقہ بازی کا سلسلہ شروع ہو۔ لیکن اپنے اساتذہ و

مشائخ کی توہین ناقابلِ برداشت ہے۔ اسی لئے مولانا محمد عجیب قادری سلمہٗ نے جواب دیوبندی حضرات کی کتابوں سے بلا قطع و برید اور بلا خیانت عبارتیں نقل کی ہیں، اگر دیکھے جس، کا جی چاہے۔ سردست ان کے جوابات پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اگر پھر تجاوز کیا گیا سازش سے باز نہ آئے اور خواہ مخواہ بزرگانِ دین کی شان میں لب کشائی کی تو ہر لحاظ سے ان کی پوری پوری قلعی کھول جائے گی۔ آگاہ رہیں۔

؎ "پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی"

فقط

محمد عبدالرشید رضوی غفرلہٗ

۲۰ ذوالحجہ ۱۳۹۵ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَمَنْ وَالَاہُ وَاَشَدُّ الْمَقْتِ عَلٰی مَنْ نَاوَاہُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ○ امابعد بروز ہفتہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ کو ایک رسالہ (مسمّٰی بہ اعلیحضرت مؤلفہ مولوی محمد الیاس بالاکوٹی مدرّس مدرسہ عربیہ جامعہ عثمانیہ سٹلائٹ ٹاؤن جھنگ صدر) بذریعہ کسی شخص ـــــ مجھے حاصل ہوئی۔ چونکہ میں اہل سنّت وجماعت بریلوی رضوی مکتبِ فکر سے متعلق ہوں۔ بظاہر دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی کہ اس پسماندہ شہر میں بھی اعلیحضرت بریلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے حالاتِ زندگی پر کسی نے قلم اُٹھایا ہے۔ چونکہ مجھے ـــــ جلدی تھی پمفلٹ لیا اور ہینڈ بیگ میں رکھ دیا۔ دو ایک یوم کے بعد جب بیگ کھولنے کا اتفاق ہوا۔ اس رسالہ کا مطالعہ شروع کیا۔ جوں جوں اسے پڑھتا مؤلّف کی جہالت، تعصب، ہٹ دھرمی، ناانصافی، خیانت، بدباطنی کا ایک مرقّع پایا۔ حیف! اس چیز سے مجھے اچنبا نہ ہوا اسلئے کہ مؤلّف بھی اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر گامزن تھا۔ مولوی حسین احمد ٹانڈوی نے بھی "الشہاب الثاقب" میں اعلیحضرت بریلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی عبارات میں تقریباً یکصد خیانتیں کر رکھی ہیں۔ یونہی "المہند علی المفند" میں اپنی تمام کفریہ عبارات سے انحراف کیا ہے۔ یہ کوئی انوکھی اور ڈھکی چھپی بات نہیں کہ وہابیہ دیابنہ اپنے عقیدے کے مطابق کتابیں چھاپ دیتے ہیں۔ جب اطراف واکناف سے اعتراضات کی بوچھاڑ پڑتی ہے تو تاویلات رکیکہ اور تحریفات واہیہ سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن وہ عبارتیں ان کے گلے کا چھچھوندر بن کر رہ جاتی ہیں کہ نہ گلے جیّں نہ نگلے جیّں۔

مولوی الیاس صاحب بالاکوٹی نے جو آیتہ کریمہ شروع میں نقل کی وہ بھی غلط نقل کی اگر حافظ نہ تھے تو قرآن پاک سے ہی دیکھ لیتے۔ یہ آیت پارہ آٹھواں سورہ انعام کے آخری رکوع میں ہے اور یوں ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْھُمْ فِیْ شَیْءٍ

وکانوشیئاً کیا قرآن پاک میں نہیں تھا کہ اسے چھوڑ دیا۔ اگر سہواً ایسا ہوا ہے تو تصحیح کریں اور اگر عمداً ایسا کیا تو محرف قرآن ہوگئے تجدید ایمان و تجدید نکاح کریں۔ اور مجمع عام میں توبہ کریں۔ اس لئے کہ فقہی قاعدہ ہے۔

تَوْبَةُ السِّرِّ سِرٌّ وَتَوْبَةُ الْجَهْرِ جَهْرٌ۔

(یعنی مخفی گناہ کی توبہ مخفی اور اعلانیہ جرم کی توبہ اعلانیہ ہوتی ہے)۔

اس کے بعد اعلیحضرت کے چند من گھڑت واقعات پیش کئے جن کا حوالہ نہ کسی کتاب سے ہے اور نہ کسی معتمد علیہ عالم دین سے۔

مذکورہ واقعات سے مؤلف کی غرض اعلیحضرت (مجدد مائۃ حاضرہ موید الملۃ الطاہرہ الصارم المسلول علی اعناق الوہابیہ مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عالمگیر شہرت و مقبولیت وا تباع احکام خداوندی و نبوی میں بے مثلیت اور اسی محبت کی وجہ سے بدمذہبوں کا رد اور گستاخوں کے گستاخانہ لہجے کی تردید کہ ان کے جواب سے ساکت و صامت اور عاجز و لاچار ہیں اور انشاء اللہ العزیز تا قیام قیامت رہیں گے) کی زندگی کو داغدار کر کے اپنے چیلوں چپاڑوں اور حاشیہ نشینوں کو خوش کرنا ہے۔ مگر اے دیوبندیو! یاد رکھو۔ یُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ۔

یہ لوگ تمہیں اپنی زبانی کلامی خوش کرنا چاہتے ہیں اور (اپنی تحریرات سے) ان کے دل انکار کرتے ہیں اور ان کے اکثر فاسق ہیں۔ یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا کے مطابق اصلیت اس کے برعکس ہے جس کو آپ لوگ بھی جانتے ہیں۔ جیسے آپ کے مولوی مرتضیٰ حسن دیوبندی دربھنگی اپنے رسالہ "اشد العذاب" ص ۱۳ پر لکھتا ہے۔

"اگر خان صاحب (اعلیحضرت) کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خان صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے"

دیکھئے اعلیحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مقبولیت کا یہ کیسا کھلا اعتراف ہے اگر کوئی کانگریسی ملاں تعصب کی پٹی آنکھوں پہ باندھے ہوئے ان کی مخالفت کرے تو اس شعر کا مصداق ہوگا:۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

بالاکوٹی کی پہلی خیانت :۔ تمہید کے عنوان کے تحت جو من گھڑت واقعات آپ نے درج کئے ہیں کیا ذمہ داری سے با حوالہ ان کو شائع کر سکتے ہیں؟ جواب اگر نفی میں ہو تو توبہ کریں۔ تعصب کو چھوڑ دیں ورنہ یہی کہا جائے گا۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

رہا انگریز دوستی تو ہم ثابت کریں گے کہ دیوبندی حضرات ہمیشہ غیر مسلم قوم کے حمایتی رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔ انگریز کو انہوں نے رحمدل گورنمنٹ اپنی جان کا مالک و مختار کہا۔ اور ان سے روپیہ وصول کر کے مسلمانوں کے درمیان ہمیشہ تفریق پیدا کی۔ نظریہ پاکستان میں مسلمانوں کے مخالف رہے۔

علمائے دیوبند کی انگریز دوستی

"حیاتِ طیبہ" ص ۲۹۶ مرتبہ حیرت دہلوی میں ہے۔

"کلکتہ میں جب مولانا اسمٰعیل نے جہاد کا وعظ فرمانا شروع کیا اور سکھوں کے مظالم کی کیفیت پیش کی تو ایک شخص نے دریافت کیا۔ آپ انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے۔ آپ نے جواب دیا ان پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں ہے۔ ایک تو ہم ان کی رعیت ہیں دوسرے ہمارے مذہبی ارکان میں وہ ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے

ہمیں انکی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے بلکہ ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں"۔

دیکھئے انگریزوں کے خلاف فتوئ جہاد دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اپنے آپکو ان کی رعیت اور محکوم بتایا۔ ان کے ساتھ مخالفت کرنے والے کے ساتھ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے مقابلہ کرنا ضروری سمجھا اور ان کی امداد کرنا فرضِ منصبی قرار دیا۔ تاکہ سرکار پر کوئی آنچ نہ آئے خواہ مسلمانوں پر گولیاں چلانی پڑیں۔ مسجد والوں ان کو شہید کرنا پڑے۔ ترکوں کی حکومت کا تختہ الٹنا پڑے تو مولوی صاحب تیار رہیں

انگریز دوستی کا دوسرا حوالہ:۔ تذکرۃ الرشید حصہ اوّل ص۷۴۔۷۵ پر ہے۔

"اتنی بات یقینی ہے کہ اس گھبراہٹ کے زمانہ میں جب عام لوگ بند کواڑوں گھر میں بیٹھے ہوئے کانپتے تھے حضرت امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) اور نیز دیگر حضرات اپنے کاروبار نہایت ہی اطمینان کے ساتھ انجام دیتے اور جس شغل میں اس سے قبل مصروف تھے بدستور ان کاموں میں مصروف رہتے تھے۔ کبھی ذرا بھر اضطراب پیدا نہیں ہوا اور کسی وقت عیہ برابر تشویش لاحق نہیں ہوئی۔ آپ کو اور آپ کے مختصر مجمع کو جب کسی ضرورت کیلئے شاملی، کرانہ، مظفر نگر جانے کی ضرورت ہوئی غایت درجہ سکون و وقار کے ساتھ گئے اور طمانیت قلبی کے ساتھ واپس ہوئے۔ ان ایام میں آپ کو ان مفسدوں سے مقابلہ بھی کرنا پڑا جو غول کے غول پھرتے تھے۔ حفاظتِ جان کیلئے تلوار البتہ پاس رکھتے تھے.......... ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا تھا کہ حضرت امام ربانی اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم اور طبیبِ روحانی اعلیٰحضرت حاجی صاحب و نیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے کہ بندوقچیوں سے مقابلہ ہو گیا۔ نبرد آزما دلیر جتھا اپنی سرکار (انگریز) کی جان نثاری کے لئے تیار ہو گیا"۔

دیکھئے انگریز کے ساتھ مقابلہ ہے اور سرکار کی دوستی میں جانیں دے رہے ہیں۔ چنانچہ اسی موقعہ پر حافظ ضامن صاحب زیرِ ناف گولی کھا کر مر گئے۔ کیا یہ لڑائی اور یہ موت فی سبیل اللہ تھی؟ یا کافر حربی کی حمایت میں جان نثاری ہو رہی ہے۔

انگریز دوستی کا تیسرا حوالہ:۔ تذکرۃ الرشید حصہ اوّل ص۸۰ پر ہے۔

"اعلیٰحضرت سے رخصت ہو کر امام ربانی گنگوہ واپس ہوئے تو نہایت درجہ محزون و مغموم۔ اس وقت سینکڑوں افواہیں رات دن مشہور ہوتیں۔ جدھر جائیے یہ تذکرہ کہ آج فلاں رئیس پھانسی دیا گیا اور فلاں شخص قتل کیا گیا۔ وہ باغی سمجھا گیا اور اسے بجرم فساد سولی چڑھایا گیا۔ وہ روپوش ہے اور اس کی تلاش ہے۔ غرض ایسی گھبراہٹ کا سماں تھا کہ ہر عورت کو بیوہ ہو جانے کا خطرہ تھا اور ہر بچہ کو قدم قدم پہ یتیم بن جانے کا اندیشہ و غم حضرت مولانا کو یہ بات معلوم ہو چکی تھی کہ آپ کا نام بھی مشتبہ اور قابل اخذ مجرموں کی فہرست میں درج ہو چکا ہے اور آپ کی گرفتاری و تلاش میں دوش آیا چاہتی ہے۔ مگر آپ کوہِ استقلال بنے ہوئے خدا کے حکم پر راضی تھے اور سمجھے ہوئے تھے کہ میں جب حقیقت میں سرکار (انگریز) کا فرمانبردار رہا ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہو گا اور مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے"۔

دیکھئے دیوبندیوں کے امام ربانی سرکار انگریز کو اپنا مالک و مختار بتا کر انگریز غلامی اور اس کی محبت کا کیسا کھلا ثبوت دے رہے ہیں۔ ابھی تک ان کی انگریز دوستی اور اسلام دشمنی میں کوئی شبہ باقی رہ جاتا ہے؟

اَرے دیوبندیو! اعلیٰحضرت پر کیچڑ اچھالنے والو اپنے گھر کی خیر مناؤ۔ کہیں ایک لفظ سے اعلیٰحضرت کی کتابوں سے انگریز کی محکومیّت اور اس کو سرکار کہنا اور ان کو مالک و مختار

لکھنا اور ان کی کہیں مدح و ثنا دکھاؤ تو انعام پاؤ۔

اعلیٰحضرت تو فرماتے ہیں:۔

کروں مدح اہل دول رضاؔ　　پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا　　میرا دین پارۂ ناں نہیں

انگریز دوستی کا چوتھا حوالہ:۔ تذکرۃ الرشید جلد اوّل ص۷۳ پر ہے۔

" جن کے سروں پر موت کھیل رہی تھی انہوں نے کمپنی کے امن و عافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا اور رحم دل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا۔"

دیکھئے گورنمنٹ انگریز کو رحم دل گورنمنٹ اور ان کی مخالفت کرنے والوں کو باغی قرار دیا جارہا ہے۔

اور سابقہ حوالہ ص۷۵ کی عبارت دوبارہ پڑھیئے جس میں گورنمنٹ انگریز پر اپنی جانیں نثار کرنے کا ذکر ہوچکا ہے۔ گورنمنٹ کے مخالفوں کے ساتھ مقابلہ کر کے حافظ ضامن صاحب اگلی دنیا میں پہنچ گئے ہیں۔ کیا معلوم وہ انگریز کے مخالف مسلم تھے یا غیر مسلم؟

لیکن علمائے دیوبند نے اپنی رحمدل حکومت کا ساتھ دیتے ہوئے مخالفوں پر تلواریں چلائیں اور پیرا جما کر ڈٹے رہے اور اپنی وفاداری کا پورا ثبوت دیا۔

ارے مولوی الیاس! اعلیٰحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو انگریز کا طرف دار کہنے والے اپنے اسلاف اور نام نہاد علماء کی ان تحریرات کو پڑھیئے اور شرم ہے تو شرم کیجئے۔

ﷺ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

انگریز دوستی کا پانچواں حوالہ:۔ سیرت سیّد احمد حصہ اوّل ص۱۹۰ مرتبہ مولوی ابوالحسن صاحب ندوی۔

" اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ انگریز گھوڑے پر سوار چند پالکیوں میں کھانا رکھے کشتی کے قریب آیا اور پوچھا کہ پادری صاحب کہاں ہیں؟ حضرت نے کشتی پر سے جواب دیا میں یہاں موجود ہوں۔ انگریز گھوڑے پر سے اترا اور ٹوپی ہاتھ میں لئے کشتی پر پہنچا اور مزاج پرسی کے بعد کہا کہ تین روز سے میں نے اپنے ملازم کو یہاں کھڑا کر دیا تھا کہ آپ کی اطلاع کریں۔ آج انہوں نے اطلاع دی ہے کہ اغلب یہ ہے حضرت قافلہ کے ساتھ تمہارے مکان میں پہنچیں۔ یہ اطلاع پاکر غروب آفتاب تک میں کھانے کی تیاری میں مشغول رہا۔ سیّد صاحب نے حکم دیا کہ کھانے کو اپنے برتنوں میں منتقل کر دیا جائے۔ کھانا لے کر قافلے میں تقسیم کر دیا گیا اور انگریز دو تین گھنٹے ٹھہر کر چلا گیا۔"

دیکھئے اسماعیلی نام نہاد تحریک جہاد والے اور اس کے پیر و مرشد انگریز وں کے اشارے پر کیسے ڈرامے کھیل رہے ہیں۔ ان کا جہاد انگریز کے خلاف ہو اور ناشتہ انگریز کے ذمہ ہو اور انگریز کئی کئی دن پادری صاحب (سیّد احمد) اور ان کے رفقاء کا انتظار کرتے رہیں اور آمد پر ملاقات کے وقت عیسائی دھرم کے مطابق ان کو سلوٹ کرے اور ٹوپی اتار کر مؤدبانہ رسم کو پیش کرے۔ کھانا تقسیم کر دیا جائے اور تحقیقِ طعام کے لئے ایک حرف تک زبان پر نہ لایا جائے کہ یہ گوشت وغیرہ حلال جانور کا ہے یا حرام جانور کا اسے بے ڈکار ہضم کر لیا جائے۔ یہاں مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ کی آیت بھی شاید منسوخ ہوچکی تھی۔

مولوی الیاس صاحب گیارہویں شریف، میلاد پاک وغیرہ سے تو ماہئ بے آب

کی طرح تڑپتے ہیں اور ان سُورماؤں کے متعلق کچھ بھی نہیں کہتے۔

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے
پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شوربے ہی سے کھائے
بٹیر ہاتھ نہ آئے تو زاغ لے کے چلے

انگریز دوستی کا چھٹا حوالہ:۔ مکالمۃ الصدرین مرتبہ و مصدقہ علامہ عثمانی ص۱۲

"کہ کلکتہ میں جمعیۃ العلماء اسلام حکومت کی مالی امداد سے اور اس کے ایماسے قائم ہوئی ہے۔ مولانا آزاد سُبحانی جمعیۃ العلماء اسلام کے سلسلہ میں دہلی آئے اور حکیم دبیر حسن کے یہاں قیام کیا۔ جن کی نسبت عام طور پہ لوگوں کو معلوم ہے کہ وہ سرکاری آدمی ہیں۔۔۔ مولانا آزاد سبحانی صاحب اس قیام کے دوران میں پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا کے ایک مسلمان عہدہ دار سے ملے جن کا نام بھی قدرے شُبہ کے ساتھ بتلایا گیا اور مولانا آزاد نے یہ خیال ظاہر کیا کہ ہم جمعیۃ علمائے ہند کے اقتدار کو توڑنے کے لئے ایک علماء کی جمعیت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ گفت گو کے بعد طے ہوا کہ گورنمنٹ (انگریزیہ) ان کو کافی امداد اس مقصد کے لئے دے گی۔ چنانچہ ایک بیش قرار رقم اس کے لئے منظور کر لی گئی اور اس کی ایک قسط مولانا آزاد سبحانی کے حوالے بھی کر دی گئی۔ اس روپیہ سے کلکتہ میں کام شروع کیا گیا۔ مولوی حفظ الرحمٰن صاحب نے کہا کہ یہ اسقدر یقینی روایت ہے کہ اگر آپ اطمینان کرنا چاہیں تو ہم اطمینان کرا سکتے ہیں۔"

اور ص۱۳ پر ہے کہ:۔

"مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداً حکومت کی طرف سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا۔ اس کے بعد مولانا حفظ الرحمٰن نے پاکستان کی صورت میں جو نقصانات ان کے نزدیک تھے وہ ذرا بسط کے ساتھ بیان کئے اور دکھلایا کہ مسلمانوں کے لئے نظریۂ پاکستان سراسر مضر ہے۔"

اسی کتاب کے ص۱۶ پر ہے۔

"دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے آپ کے مسلم بزرگ پیشوا تھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سُنا گیا کہ ان کو چھ سو روپیہ حکومت کی طرف سے دیئے جاتے تھے۔"

ص۱۷ پر ہے:۔

"اس کے بعد علامہ عثمانی نے فرمایا کہ آپ حضرات کے متعلق بھی عام طور پہ یہ مشہور ہے کہ آپ ہندوؤں سے روپیہ لیکر کھا رہے ہیں۔"

مولوی الیاس صاحب! میں آپ کو ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ ان حوالہ جات میں سے کوئی حوالہ بھی آپ غلط ثابت کر دیں تو انعام پائیں اور اگر شک ہو یا کتابیں پاس نہ ہوں تو میرے پاس آ کر ان کتابوں میں عبارات مذکورہ خود دیکھ کر پڑھ لیں۔

یہ امور آپ کے اسلاف کے لئے روز نصف النہار کی طرح واضح ہیں اور ان حقائق میں شمہ بھر بھی شُبہ نہیں۔ مگر اعلیحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اس قسم کی انگریز دوستی ہندو پروری اور ان سے گرانٹ کی وصولی کسی حیثیت سے بھی آپ ثابت کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں، تو پھر انگریز دوستی کا الزام بے بنیاد آپ (اعلیحضرت) پہ لگائیں تو ہم یہی کہیں گے لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔

تعلیم و تربیت کے زیرِ عنوان مولوی الیاس بالاکوٹی اپنی رسلیہ کے ص۱۱ پر لکھتے ہیں :۔

"چونکہ گھریلو ماحول امیرانہ تھا۔ گھر کھاتا پیتا تھا۔ اس لئے نہایت خوش پوش، خوش ذوق واقع ہوئے تھے۔ آپ کی وصیت اور فتویٰ سے آپ کی سیرت پر روشنی پڑتی ہے اور بود و باش پر بھی۔"

تبصرہ ٹھیک ہے واما بنعمۃ ربک فحدث کے ماتحت آپ نہایت خوش پوش و خوش ذوق تھے۔ اور اپنے غنی ہونے کا ثبوت اپنی زندگی میں یوں دیتے رہے کہ اپنے مدرسہ کے لئے ایک ٹیڈی پیسہ تک چندہ نہیں کیا بلکہ طلبہ کے خورد و نوش، لباس و دیگر ضروریات کا انتظام خود اپنی گرہ سے فرماتے اور اللہ کی دی ہوئی نعمت اسی کی راہ پر خرچ فرماتے۔

یہ نہیں کہ دیوبندیوں کی طرح تمام ممالک میں در بدر بھیک مانگتے پھرتے تھے۔ چنانچہ تاریخ دار العلوم دیوبند ص۱۵ اثاثی اصول ہشتگانہ مولوی محمد قاسم نانوتوی کے کے تحت لکھا ہے :۔

"اصل اول یہ ہے۔ تا مقدور کارکنانِ مدرسہ کی ہمیشہ تکثیر چندہ پر نظر رہے۔ آپ کوشش کریں، اوروں سے کرائیں۔ خیر اندیشانِ مدرسہ کو ہمیشہ یہ بات ملحوظ رہے۔"

کریما بہ بخشا بر حالِ بندہ
کہ ہستم اسیرِ کمیٹی و چندہ (لسان العصر اکبر الہ آبادی)

پھر بھی ان کی ہوسِ زر اندوزی ختم نہیں ہوتی۔ ناجائز طریقہ سے کافروں سے بھی روپیہ بٹورنے کی ترکیبیں سوچیں کما حررتہ من قبل۔

اعلیٰحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تو بوقتِ وصال بھی غرباء اور مساکین، یتامیٰ و ناداروں کے لئے وصیت فرمائی۔ کہ ایصالِ ثواب کے وقت اعلیٰ کھانا پکا کر ان کو کھلایا جائے تاکہ خوش ہو کر ان کے دلوں سے دعائیں نکلیں۔

اس کے برعکس مولوی اشرف علی تھانوی نے مرتے وقت وصیت کی کہ میری اہلیہ کے لئے اگر بیس آدمی ایک ایک روپیہ ماہوار دیتے رہیں تو میری اہلیہ کا وقت اچھی طرح پاس ہوتا رہے گا۔

شَتَّانَ مَابَیْنَ الوَصِیَّتَیْنِ

بالاکوٹی کی دوسری خیانت :۔ حیات اعلیٰحضرت ص۲۳ پر ہے۔

"کہ حضور (اعلیٰحضرت) کی عمر شریف تقریباً ۵/۶ سال ہوگی۔ اس وقت صرف ایک بڑا کرتہ پہنے ہوئے باہر تشریف لائے کہ سامنے سے چند طوائف زنانِ بازاری گذریں۔ آپ نے فوراً کرتے کا اگلا دامن دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر چہرہ مبارک چھپا لیا۔ ان میں سے ایک طوائف بول اٹھی۔ واہ صاحب منہ تو چھپا لیا اور ستر کھول دیا۔ آپ نے برجستہ اس کو جواب دیا۔ جب نظر بہکتی ہے تو دل بہکتا ہے۔ جب دل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے۔ یہ جواب سن کر وہ سکتہ کے عالم میں ہو گئیں۔"

یہ تھی اصل عبارت۔ اس میں مؤلف رسلیہ بالاکوٹی نے خیانت کرتے ہوئے لکھا :۔

"باہر کچھ عورتیں نظر آئیں۔ فوراً کرتے کا دامن اٹھا کر آنکھوں پر رکھ لیا تاکہ غیر محرم پر نظر نہ پڑے۔ عورتیں اس صورتِ حال پر مسکرائیں تو آپ نے فرمایا جب نظر بہکتی ہے تو دل بہکتا ہے اور جب دل بہکتا ہے تو ستر کا مزاج

خراب ہو جاتا ہے۔"

تبصرہ:۔ ادنیٰ عقل والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب آپ نے کرتہ اُٹھا کر آنکھوں پر رکھ لیا تو ان عورتوں کا مسکرانا آپ نے کیسے دیکھ لیا۔ یہ جواب آپ کا اسی صورت میں درست ہوگا جب کوئی ان میں سے بولی ہوگی۔ "پھر ستر کا مزاج خراب ہو جاتا ہے" اصل عبارت میں نہیں وہاں ستر ہیکنا ہے جیسے نقل کر دیا ہے۔

اس پر عقل کے کچے بالاکوٹی صاحب لکھتے ہیں۔

"شاید زیادہ ہی دل کے کچے اور دل چھوڑ واقع ہوئے تھے۔"

میں مولوی الیاس صاحب سے پوچھتا ہوں کہ آپ کے کچے پن ہونے یا دل چھوڑ ہونے پر آپ کے پاس کوئی دلیل بھی ہے یا محض افترا اور بہتان ہے۔ اگر آپ میں ذرا بھر بھی شعور ہوتا تو آپ اعلیحضرت کے فلسفیانہ جواب کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے کہ اس عمر میں کیسا فلسفیانہ اور عاقلانہ، مدبرانہ مسکت جواب دیا ہے کہ ان زنان بازاری کو آگے سلسلہ کلام چلانے کی جرأت نہیں ہوئی بلکہ ان پر سکتہ طاری ہوگیا۔ مگر مولوی الیاس میں زنان بازاری جتنی قابلیت واستعداد بھی نہیں۔

ع ہرگز نہ ہوئے مغز سخن سے آگاہ

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه

بالاکوٹی کی تیسری خیانت

بالاکوٹی کی تیسری خیانت:۔ اپنی رسلیہ کی ص۱۲ پر لکھتا ہے۔

"میں نے خود دیکھا کہ گاؤں میں ایک لڑکی ۱۸، ۲۰ برس کی تھی۔ ماں اس کی ضعیفہ تھی۔ اس کا دودھ (ملفوظات حصہ دوم ص۵۸)

تبصرہ:۔ مولوی صاحب! دیانت اور تقویٰ اعلیٰ چیز ہے اور اس کے مقابل خیانت ایک مذموم حرکت ہے۔ مگر آپ بھی مجبور ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۔

اعلیحضرت کے ملفوظات حصہ دوم ص۵۸ کا آپ نے حوالہ دیا ہے مگر یہ عبارت حصہ سوم ص۵۴ پر ہے۔

عبارت ماقبل آپ نے حذف کر دی آخر میں نکات دے کر چھوڑ دی۔ دیکھئے میں پوری عبارت نقل کرتا ہوں:۔

"امام محمد بصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ نفس بچہ کی مثل ہے۔ اگر اس کو دودھ پلائے جاؤ جوان ہو جائے گا اور پیتا رہے گا۔ اور اگر چھڑا دو چھوڑ دے گا۔ میں نے خود دیکھا گاؤں میں ایک لڑکی ۱۸ یا ۲۰ برس کی تھی۔ ماں اس کی ضعیفہ تھی۔ اس کا دودھ اس وقت تک نہ چھڑایا تھا۔ ماں ہر چند منع کرتی۔ وہ زور آور تھی پچھاڑتی اور سینے پر چڑھ کر دودھ پیتی۔"

یہ تمام عبارت اعلیحضرت نے امام بصیری کی ذکر فرمائی ہے اور خائن وہابی نے اس عبارت کو اعلیحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر کے اپنی بدباطنی بد دیانتی، خیانت اور تدلیس کا منظر پیش کیا ہے۔

مولوی صاحب! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ۔

مولیٰ تعالیٰ خیانت والوں کو پسند نہیں کرتا تو آپ نے یہ خباثت کر کے خواہ مخواہ غضب الٰہی مول لے لیا۔ تف اے وہابی۔

آیئے ہم آپ کو اپنے علمائے دیوبند کے اخلاق اور عادات کی ایک جھلک دکھائیں۔

رشید احمد گنگوہی کی اخلاقی برتری

ارواح ثلثہ صـ۲۸۹ مولانا حبیب الرحمٰن و حافظ محمد احمد صاحب نے فرمایا:۔
ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا۔ حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی کے مرید و شاگرد سب جمع تھے۔ اور یہ دونوں حضرات بھی مجمع میں تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی کو محبت آمیز لہجے میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی ذرا شرما سے گئے۔ مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے۔ حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کو کروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پہ رکھ دیا جیسے کہ کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا ہر چند فرماتے کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت نے فرمایا لوگ کہیں گے تو کہنے دو۔

اور اسی کتاب ارواح ثلثہ صـ۲۴۴ پر ہے۔
"مولانا رفیع الدین صاحب فرماتے تھے کہ میں پچیس برس حضرت نانوتوی کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور کبھی بلا وضو نہیں گیا۔ میں نے انسانیت سے بالا درجہ ان کا دیکھا۔ وہ شخص ایک فرشتہ مقرب تھا جو انسانوں میں ظاہر کیا گیا۔"
مگر رشید احمد گنگوہی نے اس بھرے مجمع میں اس مقرب فرشتے کا جو حال کیا وہ سب پر عیاں ہے۔

اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ

یہ ہیں آپ کے امام ربانی رشید احمد گنگوہی۔

مولوی قاسم نانوتوی کی اخلاقی حالت

ارواح ثلثہ صـ۲۶۸ پر ہے:۔
"مولانا بچوں سے ہنستے بولتے بھی تھے اور جلال الدین صاحبزادہ مولانا محمد یعقوب صاحب سے بڑی ہنسی کیا کرتے تھے۔ کبھی ٹوپی اُتارتے تھے اور کبھی کمر بند کھول دیتے تھے۔"

حافظ ضامن علی جلال آبادی دیوبندی کی اخلاقی حالت اور خدا کے بارے میں عقیدہ:۔

تذکرۃ الرشید حصہ دوم صـ۲۴۲ پر ہے:۔
"ایک بار ارشاد فرمایا کہ ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں مرید تھیں۔ ایک بار یہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ سب مریدنیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کے لئے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی۔ میاں صاحب بولے کہ فلاں کیوں نہیں آئی۔ رنڈیوں نے جواب دیا میاں صاحب ہم نے بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو چلیں۔ اس نے کہا میں بہت گنہگار ہوں اور بہت رُوسیاہ ہوں۔ میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں۔ میں زیارت کے قابل نہیں۔ میاں صاحب نے کہا نہیں جی تم اسے ہمارے پاس ضرور لانا۔ چنانچہ رنڈیاں اسے لیکر آئیں۔ جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا۔ بی تم کیوں نہیں آئی تھی؟ اس نے کہا حضرت رُوسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں۔ میاں صاحب بولے" بی تم شرماتی کیوں ہو۔ کرنے والے

کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی ہے " رنڈی یہ سُن کر آگ
ہو گئی اور خفا ہو کر کہا - لاحول ولا قوۃ الا باللہ اگرچہ
میں رُوسیاہ ہُوں مگر ایسے پیر کے مُنہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی -
میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں رہ گئے اور وہ اُٹھ
کر چل دی "۔

میں اس واقعہ کو بلا تبصرہ ناظرین کے فہم و ادراک پر چھوڑتا ہوں :-

یہ ہیں اسلاف دیوبند کی اخلاقی عادات - اب ان تینوں واقعوں کو (جو بلا قطع و برید من و عن اہل دیوبند کی کتابوں سے باحوالہ ذکر کئے گئے) اعلیحضرت کے اس واقعہ کے ساتھ موازنہ کر کے تعصب کی پٹی کو اُتار کر دیانت و انصاف سے آپ بتائیں کہ ان دونوں صورتوں میں حقانیت کس میں ہے اور دل کا کچاپن کس میں فاعتبروا یا اولی الابصار

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

بالاکوٹی کی چوتھی خیانت منقولہ از فتاویٰ مظہری ص ۲۹۲/۱

تبصرہ :- مؤلف بالاکوٹی نے خیانت کے ساتھ ساتھ عبارت ملفوظات حصہ سوم کے متصل اس عبارت کو اس شرارت کی بنا پر مرتب کیا - تاکہ پڑھنے والا سمجھے کہ آپ انہیں عورتوں کے ساتھ کلام کر رہے تھے اور انہیں کے بارے میں کچھ اشعار بھی لکھے جنہیں نامناسب سمجھتے ہوئے طبع نہ کرایا -

حالانکہ فتاویٰ مظہری کی عبارت ان مذموم اشعار کے متعلق ہے جو بدمذہب پریس والے اور کاتب نے کچھ اس ترتیب سے لکھے کہ یہ اشعار اُم المومنین

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ہیں -

ان اشعار کے متعلق آپ کے خلف الرشید مفتی اعظم مصطفےٰ رضا خانصاحب نے اور مدرسہ منظر اسلام محلہ بہاری پورہ بریلی کے مفتی ثناء اللہ صاحب اعظمی نے فرما دیا کہ یہ اشعار اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کے نہیں ہیں اور خود شائع کرنے والے نے ماہنامہ پاسبان کے ایڈیٹر کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا :-

" فقیر حقیر اپنی غلطی اور تساہل کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس خطا اور غلطی کی معافی چاہتا ہے - خدا تعالیٰ معافی بخشے آمین "۔

ناشر لکھتا ہے جب حدائق بخشش حصہ سوم کی طباعت کا ارادہ کیا تو بعض مجبوریوں کی وجہ سے اپنے مقام پر اس کا بندوبست نہ کر سکا - ناچار نابھا اسٹیم پریس والے سے معاملہ کرنا پڑا - پریس والے نے یہ شرط کی کہ اس کی کتابت بھی یہیں ہو گی - ناچار یہ شرط بھی منظور کر لی اور اس کے سپرد کر دیا - اتفاق سے کاتب اور مالک پریس دونوں بدمذہب تھے - ان لوگوں نے قصداً یا سہواً یہ تقدیم و تاخیر اور تبدیل و تغیر ظہور میں آئی - بہت روز کے بعد جب اس کتاب کی غلطیوں پر واقف ہوا تو خیال کیا کہ طباعت دوم میں اس کی اصلاح ہو جائے گی (چنانچہ آگے لکھتے ہیں) فقیر نے اس ورق کو صحیح ترتیب کے ساتھ چھپوا دیا اور سات شعروں کو بالکل نکال دیا جو اُم ذرعہ والے قصیدے کے تھے - جن صاحبوں کے پاس حدائق بخشش حصہ سوم ہو وہ ص ۳۷ ص ۳۸ والا ورق نکال کر فقیر کو بھیج دیں اور صحیح چھپا ہوا ورق فقیر سے منگا کر کتاب میں لگا لیں - اور جو صاحب کتاب واپس کرنا چاہتے ہیں وہ کتاب فقیر کے پاس پہنچا کر قیمت واپس لے لیں -

اس کے بعد بھی اگر کوئی فضلۂ شیطان اعلیٰحضرت کی طرف ان اشعار کی نسبت کرے اور کہے کہ اُمّ المومنین کے حق میں آپ نے لکھے ہیں تو اسے خدا ہی ہدایت دے اور اس کی سزا انشاء اللہ قیامت کو پائے گا۔ نیز حدائقِ بخشش حصہ اوّل و دوم جابجا چھپ رہے ہیں اور حصہ سوم صرف محبوب علی خان نے اپنے طور پر چھپایا ہے۔ آپ کے خاندان میں سے کسی نے اس کی طباعت نہیں کرائی اور نہ اس کی تصدیق کی ہے اور اس کا معترف آجکل کا غیر مقلد مؤلف دھماکہ بھی ہے۔ اس نے بھی تصریح کی ہے کہ مفتیٔ اعظم مصطفیٰ رضا خان نے اعلیٰحضرت کے اشعار ہونیکا انکار کر دیا ہے۔

بالاکوٹی کی پانچویں خیانت

وہابیہ کے خدا کے اوصاف

بالاکوٹی نے تو اعلیٰحضرت پر اعتراض کرتے ہوئے اپنی رسلیہ میں یہ چیزیں اعلیٰحضرت کی طرف منسوب کی ہیں اور اپنی تلبیس و دزدی الفاظ کا پرانا طریقہ جو اپنے اسلاف سے وراثت میں ملا تھا اختیار کیا ہے۔ یہ اپنے اسلاف کی تقلید کب چھوڑ سکتے ہیں۔

اعلیٰحضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ ص۴۷ پر یوں ابتدا کی تھی۔

کہ وہابیہ کس کس کو خدا مانتے ہیں:۔

،، ایسے کو جس کا علم حاصل کئے سے حاصل ہوتا ہے اس کا علم اس کے اختیار میں ہے چاہے تو جاہل رہے،،

بالاکوٹی صاحب پہلی عبارت ہضم کر گئے اور ایسی ترتیب سے عبارت لکھی کہ پڑھنے والا سمجھے کہ یہ عقیدہ اہل سُنّت و جماعت اور اعلیٰحضرت کا ہے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اس تلبیس کا کشف ہو جائیگا۔ اس عقیدے کا ثبوت دیکھیں امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تقویتہ الایمان کے ص۱۴، ۱۵ پر

،، گویا کہ ان چیزوں کے دریافت کرنے کی کنجیاں ان کو دی ہیں جیسی جس کے ہاتھ کنجی ہوتی ہے قفل اسی کے ہاتھ میں ہوتا ہے جب چاہے تو کھولے جب چاہے نہ کھولے۔ اسی طرح ظاہر کی چیزوں کو دریافت کرنا لوگوں کے اختیار میں ہے جب چاہیں کریں جب چاہیں نہ کریں۔ سو اسی طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے،،

دیکھئے کس طرح صاف صاف کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کو فی الحال علمِ غیب نہیں ہاں اختیار میں ہے جب چاہے معلوم کرے۔ یہ اللہ عزّ و جل کو کیسی کھلی گالی دی۔

وَالعیَاذُ بِاللہِ تَعَالیٰ

پس اللہ تعالےٰ کا علم اختیاری ہوا اور ہر اختیاری مخلوق ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا علم بھی مخلوق ہوا۔

اور یہ بھی کہہ چکا ہے کہ اللہ کو کُل علم ابھی حاصل نہیں ہوا چاہے تو حاصل کرے تو یقیناً حادث ہوا۔ اور ہر حادث مخلوق تو جب تک حاصل نہیں ہوا اس وقت تک وہابیہ کا خدا جاہل۔

اعلیٰحضرت نے اپنی طرف سے وہابیہ پر کونسی زیادتی کی۔ اسی چیز کا انتقام لیتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کی تقدیس کے مقابلہ میں وہابیہ کی تنقیص کو برداشت نہ

کرتے ہوئے واشگاف الفاظ میں ان کا پول کھول دیتے ہیں:-

وَمَا تَنْقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ۝

پھر لکھتا ہے:-

،،جس کا بہکنا، بھولنا، سونا، اُونگھنا، غافل رہنا ظالم ہونا، حتیٰ کہ سو جانا سب کچھ ممکن ہے - کھانا پینا، پیشاب کرنا، پاخانہ کرنا، پھرنا، ناچنا، تھرکنا نٹ کی طرح کلا کھیلنا، عورتوں سے جماع کرنا، وہ کھانے کا مُنہ، بھرنے کا پیٹ اور مرد و زن کی علامتیں بالفعل رکھتا ہے"

اعلیحضرت نے یہ صفات بھی وہابیہ کے خدا کے گنے ہیں۔ اپنی طرف سے نہیں بلکہ ان کے امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی کی کتاب یک روزی ص ۱۴۵ سے لئے ہیں کہ اس نے معاذ اللہ، اللہ عزّ وجل کے امکان کذب پہ دو دلیلیں دیں - ایک معتزلہ گمراہ سے سیکھ کر یہ کہ:-

،،جھوٹ نہ بولنے کو اللہ کے کمالات سے گنتے ہیں۔ اس سے اس کی مدح کرتے ہیں - اور صفتِ کمال یہی ہے کہ کذب پہ قدرت ہوتے ہوئے بلحاظ مصلحت اس کی آلائش سے بچنے کے لئے چھوڑے سب عیب کذب و الضاف بکمال صدق سے ایسے ہی شخص کی مدح کریں گے نہ اس کی جس میں وہ عیب آسکتا ہی نہ ہو۔

دوسری دلیل یہ تھی - اکثر آدمی جھوٹ بولتے ہیں - خدا نہ

بول سکے تو آدمی کی قدرت خدا کی قدرت سے بڑھ جائے"۔

یہ اٹھارہ نقص اس ملعون مغالطہ پر لکھے گئے۔ ظاہر ہے کہ انسان یا حیوان ان اٹھارہ افعال پر قادر رہے تو اس کا معبود بھی یہ سب باتیں کر سکے گا۔ ورنہ قدرتِ انسانی بلکہ حیوانی سے گھٹ رہے گا۔ تو بتائیے اعلیحضرت نے وہابیہ پر اپنی طرف سے کوئی بہتان لگایا ہے۔ ہر ذی شعور انسان سمجھ سکتا ہے کہ اس ملعونہ عبارت کے لحاظ سے جمیع صفات سلبیہ پہ رب تعالےٰ قادر ہوگا۔ العیاذ باللہ العظیم

بالفعل ان کا خُدا عیبی ہے
پھر امکان تو گاتے یہ ہیں
سوئے، اُونگھے، بہکے، بھولے
کیا کیا گت بنواتے یہ ہیں
غفلت، ظلم، تھکن، محتاجی
کون سا نقص براتے یہ ہیں
کام کو اس پہ مشکل مانے
خلق سے اس کو ہراتے یہ ہیں
کھائے بھی پھر کیوں نہیں اس کو
موہن بھوگ چڑھاتے یہ ہیں
اُف ان کے امکان کی خواری
بھیک تک اس کو منگاتے یہ ہیں
جوڑا اور جورو ماں باپ اس کے
بچے اس کو جناتے یہ ہیں

اس کا شریک اور خواری میں یا ور
سب کی کھیپ بھراتے یہ ہیں
ذلت و عجز و خوف کا کیا غم
موت تک اس کو چکھاتے یہ ہیں
جتنے عیب بشر کہہ سکتا
اپنے خدا کو لگاتے یہ ہیں

بالاکوٹی کی کذب بیانی :- بالاکوٹی ص۱۴ پر لکھتا ہے :-

" گھریلو ماحول اور خوش حالی اور امارت نوابوں کی نوازشوں نیز خاندان کے افراد کا انگریز کی اعلے درجے کی ملازمتوں کی وجہ سے آپ نہایت خوش پوش اور خوش ذوق تھے "

یہ کس قدر جھوٹ اور گھناؤنے پن کی داد دے رہے ہیں -" حیات اعلیحضرت" میں بالکل اس کے برعکس ہے -

" شاہ سعید اللہ خان صاحب قندھاری بزمانہ سلطان محمد شاہ نادر شاہ کے ہمراہ دہلی آئے اور منصب شش ہزاری پر فائز ہوئے ان کو سلطان والا شان کے یہاں سے مواضعات جو زیریں ریاست رام پور معافی علی الدوام پر ملے تھے یہ مواضعات اب ان کی اولاد کے پاس موجود نہیں - ان کا ایک شیش محل لاہور میں تھا - ان کے ایک صاحبزادہ تھے جو سلطان محمد شاہ کے یہاں وزیر دولت تھے جن کو سلطان سے چند مواضعات ضلع بدایوں کے معافی میں ملے تھے وہ اب تک انہیں کی نسل میں موجود ہیں۔ آپ کے (اعلیحضرت) کے پردادا حافظ کاظم علیخان

صاحب ترکِ دنیا کر کے زُہد و ریاضت میں مشغول ہو گئے - آپ کے دادا جان رضا علی خان صاحب جامع معقول و منقول اور صاحب کرامات کثیرہ تھے - آپ کے والد ماجد نے تمام علوم اپنے والد ماجد سے پڑھے اور اعلیحضرت نے اپنے والد مولانا نقی علی خان سے تمام علوم کی تکمیل کی اور تیرہ سال کی عمر میں مسند افتا پر متمکن ہوئے "

آپ نے اور آپ کے آباؤ اجداد نے نہ انگریزوں کی ملازمت کی نہ کسی انگریز نواب کے ہاں سے کوئی وظیفہ حاصل کیا بلکہ جو جاگیریں آپکو وراثت میں ملی تھیں وہ سلاطین اسلامیہ مغلیہ سے ملی ہیں اس کے برعکس مکالمۃ الصدرین کی عبارات میں تحریر کر آیا ہوں جس میں صاف تصریح ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی اور تبلیغی جماعت کے سربراہ مولوی الیاس انگریزوں سے وظیفہ وصول کرتے رہے ہیں - جس کا اعتراف مولوی حفظ الرحمٰن دیوبندی نے مولوی شبیر احمد عثمانی کے سامنے باوثوق طریقے سے کیا - اور مولوی آزاد سبحانی نے ایک بہت بڑی بھاری رقم سے ایک قسط وصول کر کے جمعیتہ العلمائے اسلام کی داغ بیل ڈالی اور باقی علماء دیوبند ہندوؤں کی خالص کانگرس کمیٹی کے ساتھ وابستہ رہے - چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب آزاد جنہیں (ابوالکلام) کے نام سے پکارا جاتا ہے پاکستان بننے کے بعد نہرو گاندھی حکومت کے وزیر رہے اور تاحیات ہندوؤں کی کاسہ لیسی کرتے رہے -

ان کانگرسی دیوبندیوں نے آخر تک پاکستان کی مخالفت کی حتیٰ کہ حسین احمد ٹانڈوی نے محمد علی جناح کو کافر اعظم اور مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام قرار دینے کا فتویٰ دیا - جو خطبات مولوی شبیر احمد عثمانی ص۴۸ پر ہے آگے دیکھے

جس کا جی چاہے ۔

اہل پاکستان کے وجود کو نقصان دِہ بتایا مکالمۃ الصدرین مرتبہ طاہر احمد قاسمی ۔ از آستانہ قاسمی دیو بند ص۹ پر ہے ۔

" ۱۲/۱۵ ۷ کو یوم جمعہ کو ساڑھے آٹھ بجے

۱۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب صدر جمعیۃ العلمائے ہند
۲۔ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب سابق صدر جمعیۃ العلمائے ہند
۳۔ حضرت مولانا احمد سعید صاحب سابق ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلمائے ہند
۴۔ مولانا حفظ الرحمٰن صاحب حال ناظم اعلےٰ جمعیۃ العلمائے ہند
۵۔ مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی
۶۔ مولانا عبدالحنان صاحب
۷۔ مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب

یہ سبعہ شداد تحریکِ پاکستان کے سخت مخالف تھے اور آخر تک رہے۔ وہیں بھارت میں ان کے مراقد بنے

یہ لوگ کانگرس کے محاسن اور مسلم لیگ کے ذمائم گنتے رہے ۔ بتائیے آپ کے اسلاف جب تک انگریز رہا اس کے نمک خوار ، وظیفہ خوار اور ٹوڈی بنے رہے اور اس کے چلے جانے کے آثار پا کر کانگرس کے دامن میں خیر و عافیت سمجھی حتیٰ کہ دیو بند میں ان کانگرسیوں ہندوؤں کو بلا کر پاکستان کے خلاف تقریریں کروائیں ۔

اب یہ کانگرسی مُلّاں اعلیٰحضرت پہ کیچڑ اُچھالیں تو کیوں اُچھالیں ۔ ہنڈی کو کس قدر ڈھٹائی کے ساتھ زکام ہو رہا ہے ۔

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُوْلِی الْاَبْصَارِ ہ

مولوی الیاس بالاکوٹی کی چھٹی خیانت ! اپنی رسلیہ ص۱۵ پر لکھتا ہے ۔

" مزاج میں خودی رعونت اور تعلی کی آمیزش بہت تھی مثلاً آپ تحریر فرماتے ہیں "!

زمانہ میں اگرچہ آخر ہوا
لایا ہوں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا
خدا سے اس کا کچھ اچنبا نہ جان
کہ ایک شخص میں جمع ہوں سب جہاں (حسامین الحرمین ص۲۱)

اعلیٰحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حسامین الحرمین کے اندر علمائے حرمین طیبین کی تصدیقات و تقاریظ کا اردو ترجمہ لکھا ہے اور تقاریظ میں مصدق نے جو اشعار عربیہ تحریر فرمائے تھے ان کا ترجمہ اردو نظم میں فرما دیا چنانچہ یہ اشعار بھی جن کو بالاکوٹی نے تحریر کیا ۔ انہی عربی اشعار کا ترجمہ ہے وہ یہ ہیں "

وَاِنِّیْ وَاِنْ کُنْتُ الْاَخِیْرَ زَمَانَۃً
لَاٰتٍ بِمَا لَمْ تَسْتَطِعِ الْاَوَائِلُ
وَلَیْسَ عَلَی اللّٰہِ بِمُسْتَنْکَرٍ
اَنْ یَّجْمَعَ الْعَالَمَ فِیْ وَاحِدٍ (حسامین الحرمین ص۱۱۸)

تو یہ اشعار اعلیٰحضرت نے اپنی مدح میں تحریر نہیں فرمائے کیا کسی کی مدح میں کہی ہوئی عبارت خواہ نظماً ہو یا نثراً ترجمہ کر دینے سے اس کے اپنے شعر یا نثر متصور ہوں گے ؟ ہرگز نہیں خدا متعصبین کو ہدایت دے اور عقل و شعور بخشے ۔

علمائے دیو بند کے عقائد کے متعلق اعلیٰحضرت نے جو کچھ لکھا ہے ان کی کفریہ عبارتوں کے ماتحت لکھا ہے اور ایسے کافر ہیں جس نے شان خداوندی میں گستاخیاں کی ہوں اور شان رسالت میں توہین کے کلمات لکھے ہوں ۔ حضور کے علم کو بہائم و حیوانات اور مجنون کے علم کے مشابہ کہا ہو ۔ نبوت اور کذب میں منافات نہ سمجھی ہو ۔ ختم نبوت کا انکار کیا ہو اور حضور کے تصور کو بیل

اور گدھے کے خیال میں مستغرق ہو جانے سے بدرجہا بدتر کہا ہو۔ شیطان کا علم محیط زمین ہونے کو نص قطعی سے بتلائے اور حضور کے لئے شرک لکھے۔ اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین جیسا بشر سمجھے تو ان پر جتنے بھی تند و تیز الفاظ لکھ دیئے جائیں اہل ایمان کو تو ہرگز ہرگز اچنبا اور حیرت نہ ہو گی۔

ہاں واقعی اخوان الشیاطین کو یہ الفاظ مزید بُرے محسوس ہوں گے۔

حُقّہ پینے پر اعتراض

اعلیٰحضرت حُقّہ پیتے تھے لیکن شوقیہ نہیں اور نہ ایسا حُقّہ جس سے پاس بیٹھنے والے کو تکلیف ہو یا تعفن پیدا ہو بلکہ حاذق طبیبوں کے مشورے سے افاقہ مرض کے لئے پیا کرتے اس میں کوئی برائی نہیں فتاویٰ رشیدیہ ص۴۸۸ پر رشید گنگوہی لکھتا ہے۔

"حقہ پینا۔ تمباکو کھانا مکروہ تنزیہہ ہے اگر بو آئے ورنہ کچھ حرج نہیں ضیافت بھی اس کے گھر کھانا درست ہے ص۴۸۱ پر ہے حُقّہ پینا مباح ہے"

دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی تمباکو بنانے کی ترکیبیں اس کو خوشبودار کرنے کے نسخے اور پینے والوں کو ترغیبیں بہشتی زیور میں خود تحریر کرتے ہیں اور "اغلاط العوام" میں حقہ کے پانی کو ناپاک کہنا عوام کی جہالت بتایا ہے معلوم ہوا دیوبندیوں کے ہاں بھی حُقّہ ناجائز نہیں بلکہ ان کے علماء حُقّہ پیتے تھے اور یوپی میں تو حُقّہ نوشی کو بنظر کراہت دیکھا ہی نہیں جاتا۔

بالاکوٹی اپنے رسالہ کے ص۱۵ پر لکھتا ہے "آپ نے تحریکات اسلامیہ میں سے کسی میں کوئی حصہ نہیں لیا آپ کے خاندان میں سے کسی نے کسی جہاد میں کوئی دلچسپی نہیں لی"

تبصرہ: "خیر الامور اوسطہا" کے تحت منکرین شان الوہیت و رسالت و گستاخان صحابہ و اہلبیت و اولیائے عظام کے خلاف تحریری و تقریری جہاد آپ اور آپ کے خاندان آپ کے تلامذہ اور متعلقین کا ہمیشہ جاری رہا اور اب بھی ہے ہاں یہ ضرور ہے کفار و مشرکین کے ساتھ کسی کمیٹی اور

انجمن میں آپ نے حصہ نہیں لیا۔ بالاکوٹی کے اکابرین نے جمعیۃ العلمائے ہند کے نام سے ایک کمیٹی بنائی اور اس کے مقابلے میں جب انہی لوگوں نے جمعیۃ العلمائے اسلام کی بنیاد ڈالی تو جمعیۃ العلمائے ہند نے اس کی سر توڑ مخالفت کی جس کا تذکرہ مکالمۃ الصدرین کے حوالے سے صفحہ ۶ پر دیا جا چکا ہے۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا تھا اگر خالص اہلسنت و جماعت کی کوئی انجمن بنائی جائے تو میں بحیثیت ایک رکن کے اس میں کام کروں گا۔ مگر اس وقت کوئی انجمن خالص اہلسنت و جماعت کی نہ تھی مخلوط کسی انجمن میں کام کرنا دیانت کے خلاف تھا اسی واسطے بدمذہبوں مشرکین کی تحریکات میں آپ نے حصہ نہ لیا۔ جس کا دکھ سب بدمذہبوں کو ہے ہاں خلاف شرع یا اہل اسلام کی مخالف تحریکوں کی مخالفت آپ ہمیشہ فرماتے رہے۔ جب کانگرس نے بریلی شریف کتب خانہ گراؤنڈ میں ایک اعلیٰ پیمانہ کی کانفرنس کی اور اپنے بڑے بڑے لیڈر ہندو مسلم جمع ہوئے جس میں احمد سعید دہلوی ابوالکلام آزاد، عبدالحلیم صدیقی۔ گاندھی۔ نہرو، پٹیل جمع تھے۔ اس کانفرنس کا سٹیج سیکرٹری خود ابوالکلام آزاد تھا۔ اس جلسہ میں اعلیٰحضرت کے تلامذہ و متعلقین نے اظہار ما فی الضمیر کے لئے وقت طلب کیا۔ ابتدا میں تو ابوالکلام نے انکار کر دیا بعد میں صرف آدھ گھنٹہ دیا۔ جس میں سید سلیمان اشرف صاحب پروفیسر علی گڑھ کالج مرید اعلیٰحضرت بریلوی بیان کے لئے کھڑے ہوئے انہوں نے پندرہ منٹ میں کانگرس کے مذموم عزائم کا اظہار کیا اور پندرہ منٹ میں یہ بتایا کہ مسلمان کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں اس تقریر کے بعد کانگرسیوں کا جلسہ ایسا ناکام ہوا کہ لوگ کانگرسیوں کو کوستے ہوئے اور سخت سست الفاظ کہتے ہوئے پنڈال خالی کر کے چلے گئے اور کانگرسی ملاں اور کانگرسی ہندو اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔

تعلیمات فاضل بریلوی کے تحت بالاکوٹی کی دریدہ دہنی!

لکھتا ہے آپ کی تعلیمات عموماً تفریق بین المسلمین اور محرمات و منکرات شرعیہ کی ترویج پر مشتمل ہیں وغیرہ وغیرہ"

تبصرہ! اعلحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کا مطالعہ جس نے بھی کیا آپ کا تبحر علمی عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور ان کی مدح و ثنا اہلبیت و صحابہ و اولیائے کرام کی شان مسائل شرعیہ و فقیہہ کے حل پر مشتمل ہیں۔ ان کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ بد مذہبوں کی دریدہ دہنی اور ان کی گستاخیوں کا پوسٹ مارٹم جیسے اعلحضرت نے کیا ہے۔ دوسرے کسی کے بس کی چیز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کانگریسی ملاؤں کو سخت تکلیف ہے اور مرے جا رہے ہیں۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۔

بالاکوٹی کی انوکھی تلبیس! بالاکوٹی کا یہ کہنا "بریلوی ان کی اتباع میں ان منکرات میں نظر آتے ہیں مثلاً میت والے گھر جا کر فاتحہ کے نام پر پکنے والے کھانے خوب کھاؤ نہ ملے تو لڑ مرو طعن و تشنیع کرو مر گیا مردہ نہ فاتحہ نہ درود وغیرہ وغیرہ"

تبصرہ! كُلُّ إِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيهِ برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہو۔ جھنگ صدر مستری غلام حسین صاحب کی مسجد میں سید مبارک شاہ بغدادی مع اپنے سٹاف کے تربوز کھا رہے تھے اور تقسیم میں فرق سمجھتے ہوئے ان کے چیلوں نے تربوزوں کے چھلکے ایک دوسرے پر پھینکتے پھینکتے ساری مسجد کو ملوث کر دیا۔ چنانچہ بالاکوٹی نے ایسے واقعات اپنے اسلاف و اخلاف سے سُنے دیکھے ہوئے تھے اسی پر قیاس فاسد کرتے ہوئے بریلویوں کی طرف ایسے قبیح حرکات کو منسوب کر دیا ہے رہا میت کے گھر کا کھانا جائز یا ناجائز تو دیابنہ کو بھی اس پر اعتراض نہیں بلکہ وہابیہ غیر مقلدیہ کے مولوی ثناء اللہ نے اپنے فتاویٰ ثنائیہ میں جواز کی تصریح کر دی ہے اور "ہفت مسئلہ" حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں اس کا جواب بلکہ استحباب مرقوم ہے۔ میں پوچھتا ہوں میت کے گھر کے کھانے کی حرمت ایام سوگ کے بعد یہ تمہارے پاس کوئی آیت یا حدیث موجود ہے؟ نہیں تو اس ہرزہ سرائی کا مطلب کیا۔ اگر ہے تو پیش کریں مباح چیز کے کھانے پر تو اس قدر چین بر جبیں ہو رہے ہیں لیکن ہندوؤں کی ہولی و دوالی کی کچوریاں اور لڈو پکوڑے وغیرہ اور انگریزوں کے گھر کا پکا ہوا کھانا معلوم

وہ گوشت حرام جانور کا تھا یا کیسا ذبیحہ تھا یا جھٹکا۔ تکبیر کہی گئی تھی یا ما اھل بہ لغیر اللہ کے تحت کسی تھان وغیرہ کے نام پر ذبح کیا گیا تھا۔ نیز زاغ[1] معروفہ کی حلت بلکہ اس کے کھانے پر اجر و ثواب کا مسئلہ جو آپ کے امام ربانی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے۔ کس آیت و حدیث سے استنباط ہے حالانکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الحدیث! خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ اَلْفَارَةُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاْةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ متفق علیہ۔ پانچ جانور ہیں جن کو حرم اور احرام کی حالت میں قتل کرنے پر کوئی حرج نہیں۔ چوہا اور کوا اور چیل اور بچھو اور کاٹنے والا کتا ان پانچ میں زاغ معروفہ (کوا) کا بھی ذکر فرمایا۔ زاغ معروفہ کی حلت کا حوالہ درکار ہو تو فتاویٰ رشیدیہ ص۴۹۳ پر موجود ہے" سوال جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کو کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا۔ نہ عذاب، **جواب!** ثواب ہوگا۔ فقط"

اسی فتاویٰ رشیدیہ ص۴۹۸ پر ہے:۔

سوال! ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں۔

جواب! اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں ہے اور اسی فتاویٰ رشیدیہ ص۴۸۸ پر ہے۔

سوال! ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

جواب! درست ہے۔

---

[1] :- کوّا

سیرت سید احمد ص۱۹۰ کی عبارت نقل ہو چکی ہے۔ جس میں انگریز افسر سے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے کھانا لے کر خود اور اپنے تمام جتھہ کو کھلایا۔ ارواح ثلثہ ص۲۳۱ پر ہے۔

"مولوی قاسم نانوتوی کو حرام کے طعام سے جیسے نفرت تھی ویسے ہی اس کا احساس بھی بہت جلد کرتے تھے مگر دعوت بوجہ دلداری ہر ایک کی منظور فرما لیتے اور پھر آکر قے کرتے تھے"۔

مولوی الیاس بالاکوٹی کی ساتویں خیانت:۔ اپنی رسلیہ ص۱۹ پر احکام شریعت کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"طوائف جس کی آمدنی حرام پر ہے اس کے یہاں میلاد شریف پڑھنا اور اس کی اسی حرام آمدنی کی منگائی ہوئی شیرینی پر فاتحہ کرنا جائز ہے یا نہیں"۔

الجواب:۔ اگر وہ کہے کہ میں نے قرض لیکر یہ مجلس کی ہے اور وہ قرض اپنے مال حرام سے ادا کیا ہے تو اس کا قول قبول ہوگا بلکہ اگر شیرینی اپنے حرام مال ہی سے خریدی اور خریدنے میں اس پر عقد و نقد جمع نہ ہوئی تو مذہب مفتی بہ پر وہ شیرینی بھی حرام نہ ہوگی۔

تبصرہ:۔ احکام شریعت میں اعلیحضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا پورا جواب میں نقل کرتا ہوں۔ قارئین پڑھ کر مؤلف رسلیہ کی خیانت کا خود اندازہ کریں۔

"اس مال کی شیرینی پر فاتحہ کرنا حرام ہے مگر جبکہ اس نے مال بدل کر مجلس کی ہو اور یہ لوگ جب کوئی کار خیر کرنا چاہتے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں اور اس کے لئے کوئی شہادت کی ضرورت نہیں۔ اگر وہ کہے کہ میں نے قرض لیکر یہ مجلس کی ہے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کیا ہے تو اس کا قول مقبول ہوگا۔ کما نص علیہ فی الھندیۃ وغیرھا (جیسے کہ فتاوی عالمگیری وغیرہ میں اسکی تصریح ہے) بلکہ اگر شیرینی اپنے مال حرام سے خریدی اور خریدنے میں اس پر عقد و نقد جمع نہ ہوئی یعنی حرام روپیہ دکھا کر اسکے بدلے خریدکر وہی حرام روپیہ دیا۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو مذہب مفتی بہ پر وہ شیرینی بھی حرام نہ ہوگی اور جو شیرینی اسے خاص اجرت زنا یا غنا میں ملی یا اسکے کسی آشنا نے

تحفہ میں بھیجی یا اسکی خریداری میں عقد و نقد مال حرام پر جمع ہوئے وہ شیرینی حرام اور اس پر فاتحہ حرام ہے یہ حکم تو شیرینی و فاتحہ کا ہوا اگر اسکے یہاں جانا اگرچہ مجلس شریف میں پڑھنے کیلئے ہے معصیت یا مظنہ معصیت یا تہمت یا مظنہ تہمت سے خالی نہیں اور ان سب سے بچنے کا حکم ہے حدیث میں ہے مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَقِفُ مَوَاقِعَ التُّھَمِ۔ جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ہرگز تہمت کی جگہ کھڑا نہ ہو۔ اوّل تو ان کی چوکی اور فرش اور ہر استعمالی چیز انہی احتمالاتِ خباثت پر ہی ہے۔ جو اہلِ تقویٰ نہیں اسے ان کیساتھ قرب آگ اور بارود کا قرب ہے اور اگر وہ اہلِ تقویٰ ہے تو اس کیلئے وہ لوہار کی بھٹی ہے کہ اگر کپڑے جلے نہیں تو کالے ضرور ہوں گے پھر اپنے نفس پر اعتماد کرنا اور شیطان کو دور سمجھنا احمق کا کام ہے وَمَنْ وَقَعَ حَوْلَ الْحِمٰی اَوْشَکَ اَنْ یَقَعَ فِیْہِ۔ جو رمنے کے گرد چرائے گا کبھی اس میں پڑ بھی جائیگا۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ"۔

دیکھئے اعلیحضرت کا جواب کیسا صاف ہے کہ شروع ہی میں فرمایا۔ اس مال کی شیرینی پر فاتحہ کرنا حرام ہے اور پھر احتمالات جو بیان کئے ہر ایک کو مفصّل تحریر فرمایا اور ایسی جگہ پر جانے کو ناروا رکھا خواہ متقی ہو یا غیر متقی بالاکوٹی نے **اگر ایسا نہ ہو** کے جملے کو صاف کر دیا اور جڑ مارا کہ مذہب مفتی بہ پر وہ شیرینی بھی حرام نہ ہوگی اور جواب کی اگلی شق کو بالکل غائب کر گئے۔

بالاکوٹی صاحب "تاڑنے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں"۔

اب مؤلف رسلیہ کے حواری عدل و انصاف سے کہیں ایسے خائن، مکار، موہن کی اقتدا تمہیں درست ہوگی؟ **یا للعجب واحسرتاہ**۔

بالاکوٹی ص۱۶ پر لکھتا ہے۔

"جمعہ، جمعرات، پنجا، ساتا، عرس وغیرہ ایک مسلسل سلسلہ ایصالِ ثواب

کے نام سے پیٹ پوجا کا جاری رکھے اور جو وہابی گستاخ ان منکرات کو رد کرنے کی جرأت کرے اس فتوے کے ڈائنا منٹ سے اس کا منہ پھک کر کے اُڑا دے۔"

تبصرہ:- گستاخ کا منہ تو ہر حال میں کالا ہی ہے خواہ اس فتویٰ سے ہو یا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ (پیر و مرشد علمائے دیوبند) کے فیصلے سے فیصلہ ہفت مسئلہ میں حاجی صاحب لکھتے ہیں۔

"حق یہ ہے کہ زیارت مقابر انفراداً و اجتماعاً دونوں طرح جائز اور ایصالِ ثواب طعام و قرأت بھی جائز اور تعیین تاریخ بھی بمصلحت جائز سب ملا کر بھی جائز .... مشرب فقیر کا اس امر میں یہ ہے کہ ہر سال اپنے پیر و مرشد کی روح مبارک کو ایصالِ ثواب کرتا ہوں اور قرآن خوانی ہوتی ہے۔ اور گاہ گاہ اگر وقت میں وسعت ہوئی تو مولود پڑھا جاتا ہے پھر ماحضر کھانا کھلایا جاتا ہے اور اس کا ثواب بخش دیا جاتا ہے۔"

اسی ہفت مسئلہ فاتحہ مروجہ کے بیان میں لکھتے ہیں:-

اور گیارہویں شریف حضرت غوث پاک قدس سرہٗ کی دسویں، بیسواں چہلم، ششماہی، سالیانہ وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی رحمتہ اللہ علیہ و حلوائے شب برات اور دیگر طریقے ایصالِ ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں۔

یالاکوٹی نے ص۱۷ پر احکام شریعت حصہ اوّل سے اعلیٰحضرت کا فتوے (در بارہ ذبیحہ بد مذاہب) نقل کیا پھر اسکے بعد نوٹ دیا۔

"شاید ختم کا منکر ہونا اور ان کے پیٹ کے جہنم کا سامان مہیا نہ کرنے کی وجہ سے

یہ فتویٰ صادر ہوا۔"

تبصرہ:- یہ غلط ہے خود احکام شریعت میں مرقوم ہے۔

"کہ توہین شان رسالت یا ضروریات دین سے کسی شے کے انکار کی وجہ سے یہ لوگ مرتد ہوتے ہیں اور مرتدین کا ذبیحہ بالاجماع حرام ہے۔"

اسی واسطے کافر مشرک اصلی سے کافر مرتد اخبث و اشر و اقبح ہوتا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے:- ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ - یہ اس کا بدلہ ہے کہ وہ ایمان لا کر کافر ہوئے۔ ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی، ان کو اصلاً سمجھ نہ رہی دوسرے مقام پر آتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا

"بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے اللہ ہرگز نہ انہیں بخشے نہ راہ دکھائے۔"

مومن ہونے کیلئے ایجاب کلی شرط ہے۔ کفر کیلئے سلب کلی شرط نہیں بلکہ رفع ایجاب کلی کافی ہے یعنی درجہ لا بشرط شئی میں سے کسی ایک ضروری کا انکار کفر و ارتداد تک پہنچا دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کافر اصلی سے کافر منافق و مرتد خبیث تر ہے۔ چونکہ مذکورہ لوگ جن کے ذبیحہ کی حرمت کا فتویٰ دیا گیا توہین شانِ رسالت کرنے کے کافر منافق و مرتد ہو گئے ہیں۔ اس واسطے ان کا ذبیحہ نجس و حرام ہوگا۔ وہ وجہ نہیں جو بالاکوٹی نے اپنے نوٹ میں تحریر کی۔ گستاخ شان الوہیت و شان رسالت کا منفی پرہیزگار ہو سکتا ہی نہیں کہ اس کا ذبیحہ حلال ہو۔

اس جواب سے بالاکوٹی کے اس اعتراض کا جواب بھی ہو گیا جو اس نے مسجد

کے ناپاک ہونے کا وہابی کے داخل ہونے سے کیا ہے۔ کافر مشرک اصلی کے متعلق مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا۔ یعنی یقیناً مشرک گندے ہیں مسجد حرام کے قریب ہرگز نہ ہوں اس سال کے بعد تو کافر اصلی سے کافر منافق ومرتد جب اجنث و اشر ہے تو موافق فرمانِ الٰہی ال عمل ہونا بھی ممنوع ہوا۔ یہ اپنی گندگی اپنے گھروں میں پھیلائیں

بالاکوٹی کی آٹھویں خیانت :۔ مفتی کے عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

" فتویٰ نویسی آپ کا ساری عمر کا شغل رہا۔ اور ہم لکھ چکے ہیں کہ تیرہ سال کی عمر سے آخر دم تک یہ شغلہ جاری رہا۔ آپ کا رسوائے زمانہ دجل وتلبیس کا مرقع فتویٰ مشہور و معروف ہے جس کے لئے آپ نے سفر حجاز بھی اختیار کیا۔ اور وہاں جبلّی تلبیس سے علمائے حرمین وحجاز سے دستخط لیکر علمائے اہل سنّت وجماعت خانوادۂ شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز دہلوی اور اکابرین دیوبند کی تکفیر کر دائی جس کا حسام الحرمین نام رکھا "

تبصرہ :۔ حسام الحرمین کا جواب آجتک دیوبندیوں سے نہ ہوسکا ہے اور نہ ہوسکے گا۔ جھوٹے کا کوئی علاج نہیں۔ ان کی جن کفری عبارات کے تحت علمائے حرمین طیبین شریفین نے ان پہ کفر کے فتوے لگائے ہیں۔ کیا وہ عبارات دیوبندیوں کی کتابوں میں نہیں ہیں؟ پھر دجل وفریب وتلبیس کے ساتھ بالاکوٹی عنادی کا تعبیر کرنا بہتان وافترا کے بغیر کیا ہوسکتا ہے۔ اگر بالاکوٹی کو شک ہو تو جہاں اور جس وقت چاہیں میں ان کو وہ عبارتیں دکھا سکتا ہوں جن کے جواب سے آجتک ان کے منہ پر مہر سکوت ہے اور ان کو ایسی لگام چڑھائی گئی ہے کہ کہیں جا نہیں سکتے۔ ان کا سہل جواب یہ تھا کہ ایسی گھناؤنی عبارتوں سے اپنی توبہ شائع کر دیتے اور ان کو گندے انڈے سمجھ کر یا دخترِ رز جان کر باہر پھینک دیتے۔ مگر انہوں نے ان عبارتوں

کی ایسی تاویلاتِ رکیکہ اور تسویلاتِ واہیہ کیں کہ ایک کی تاویل دوسرے کی تاویل کے منافی ومناقض ہے۔ اگر ایمان کا ایک شمہ اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبّل ایمان بھی ہوتا تو ان گھناؤنی عبارتوں کو یقیناً کفر یہ سمجھ کر حرفِ غلط کی طرح حذف کر دیتے۔ مگر جن کے ایمان سلب ہو چکے ہو چکے ہوں، ان کا علاج کسی کے پاس کیا ہے۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ۔ جن کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پہ رب نے مہر کر دی۔ وہی لوگ تو کافر ہیں۔ حسام الحرمین کی جس عبارت پہ آپ کو اعتراض ہے سامنے آئیے اس کا دافع شافی جواب پا لیئے۔ مگر مجھے معلوم ہے کہ :۔

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار تم سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

بالاکوٹی نے علم ریاضی کے عنوان میں جو سطریں لکھی ہیں ان میں اسے کیا عیب نظر آیا ہے۔

علم جفر کے متعلق بالاکوٹی کی نویں خیانت :۔ ملفوظات حصّہ اوّل کا حوالہ دیتے ہوئے جس کا صفحہ اور عبارت غلط لکھی اور مضمون بھی اور اپنی تنگ ظرفی کے تحت غلط ملط مطلب نکالا اس کی قلعی بھی کھولتا ہوں۔ لکھتا ہے :۔

" خواب میں میں نے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کپڑے کا تھان دیا جس پہ ا، ھ، ذ لکھا ہوا تھا۔ جس میں علم جفر سے معلوم کرنے کی کوشش کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا کہنا چاہتے ہیں معلوم ہوتا تھا کہ فرمان یہ تھا۔ ا۔ ھ۔ ذ یعنی اھذ فضول بک۔ نوٹ سبحان اللہ کیا خوب نمخر غنایت ہوا، اس پر مزید کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کیا کچھ کیا اور کرتے رہے ساری عمر بکتے اور بکتے گذری "

تبصرہ :- یہ ہے بالاکوٹی کی وہ ملعونہ عبارت جو اس نے توڑ مروڑ کر بنائی ۔ اصل واقعہ کی عبارت یوں ہے :-

" وزیر احمد خان صاحب نے ایک کتاب تعریف اشیاء کے موضوع پر لکھی اور بغرض اصلاح بعد ظہر اعلیحضرت کو سنا رہے تھے ۔ علم جفر کی تعریف سناتے وقت حضور نے ارشاد فرمایا ۔

آپ نے علم زائچہ کی تعریف نہ لکھی یہ علم جفر کا ہی ایک شعبہ ہے ۔ پھر فرمایا جس صاحب کو علم کی اجازت نہیں ہوتی نہیں آتا ۔ میں نے اجازت چاہی اس میں کچھ پڑھا جاتا ہے جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لاتے ہیں اگر اجازت ہوئی حکم مل گیا ورنہ نہیں ۔ میں نے تین روز پڑھا تیسرے روز خواب میں دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے اور اس میں ایک بڑا پختہ کنواں ہے ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور چند صحابہ بھی حاضر ہیں جن میں سے میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو پہچانا ۔ اس کنوئیں میں سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام پانی بھر رہے ہیں ۔ اس میں سے ایک بڑا تختہ نکلا کہ عرض میں ڈیڑھ گز اور طول میں دو گز ہوگا ۔ اس پر سبز کپڑا چڑھا ہوا تھا جس کے وسط میں سفید روشن بہت جلی قلم ا ۔ ھ ۔ ذ اسی شکل میں لکھے ہوئے تھے جس سے میں نے یہ مطلب نکالا کہ اس کا حاصل کرنا ہذیان فرمایا جا رہا ہے ۔ اس سے بقاعدۂ جفر اذن نکل سکتا تھا مگر میں نے اس طرف التفات نہ کیا اور لفظ ظاہر پر رکھ کر اس فن کو چھوڑ دیا کہ " اھذ " کے معنی ہیں فضول گپ "۔

یہ ہے اعلیحضرت کے ملفوظ کی عبارت جس میں صاف مرقوم ہے کہ علم جفر کی اجازت جسے ہوتا ہے ورنہ نہیں آتا اسلئے اجازت کا ذکر فرمایا ۔ پھر اس کا جواب دیکھ کر گو اجازت بن سکتی تھی پھر بھی التفات نہ کی اور ظاہر پہ رکھ کر اس فن کو چھوڑ دیا ۔ اس خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت بجہت امارۃ سے شرف اندوز بھی ہوئے اجر ہر سعادت سے عظمیٰ سعادۃ وفائز المرامی ہے) بالاکوٹی کی نظر میں یہ نعمت عظمیٰ چونکہ کانٹا کی حیثیت رکھتی تھی چبھ گئی اور ہذیان " و فضول بک " سے اپنا نامۂ اعمال سیاہ کر لیا ہے ۔ ہے انکے اسلاف و اخلاف اور سب اکابرین انگریزوں ہندوؤں کے ہاتھ بکتے اور ان کی مدح سرائی میں بکتے رہے ۔ یہاں تک کہ جب نہرو ان کے نجدی آقاؤں کے پاس گیا تو انہوں نے یا رسول السلام نہرو کے گیت گا کر سپاسنامہ پیش کیا مؤلف رسلیہ کو معلوم ہونا چاہئیے کہ سلام اللہ کا نام بھی ہے تو گویا انہوں نے یا رسول اللہ نہرو کہا ۔ آپ کے دھرم میں یا رسول اللہ کہنا شرک اور یا رسول السلام نہرو کہنا ایمان اور عقیدہ تف ایسے عقیدے پر ۔

شعر و نعت گوئی کے عنوان کے تحت لکھتا ہے ۔

" آپ اچھے شاعر تھے اور شعر و نظم گوئی بھی آپ کی خصوصی توجہ کا مرکز بنے رہے بعض اشعار نہایت وقیع کہتے حدائق بخشش نام کی تین جلدوں میں آپ کی نعتیہ ہزلیہ ۔ غزلیہ کتاب ہے "

جواباً کہتا ہوں کہ نعت گوئی بھی شاید آپ کے دھرم میں عیب ہوگا ۔ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد و ثناء خود رب قدوس نے قرآن پاک کے اندر جا بجا فرمائی ہے آپ تو پورے منہ سے کہہ دیں گے کہ یہ بھی عیب ہے مگر ہر مسلمان کو ایسے عقیدے پر شرم ہی آتی رہے گی ۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ممبر رکھواتے وہ اس پر کھڑے ہو کر کفار کی کہی ہوئی ہجو کا جواب دیتے اور حضور ان کے لئے اللھم ایدہ بروح القدس کی دعائیں فرماتے اکثر صحابہ کرام نے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں شعر و نظم میں فرمائی ہیں ، اور خود قاسم نانوتوی اور حاجی امداد اللہ صاحب نے اشعار لکھے ہیں ۔ حدائق بخشش پہلا دوسرا حصہ بریلی شریف و دیگر مقامات سے چھپتے رہے اور چھپ رہے ہیں ۔ آپکا کلام ڈھکا چھپا نہیں رہا تیسرا حصہ وہ غیر مصدقہ ہے ۔ اسکے بعض اشعار کی مفتی اعظم مصطفےٰ رضا خاں صاحب خلف الرشید اعلیحضرت فاضل بریلوی نے تردید فرما دی ہے ۔ مصدقہ نسخہ میں حمد و ثناء الٰہی قصیدہ نور ، قصیدہ معراجیہ

مرقع صلوٰۃ و سلام و دیگر مدحیہ کلام بکثرت موجود ہے جس کو مؤلف ہزلیہ سے تعبیر کر رہا ہے۔ مولوی صاحب! یہ کلام ہزل نہیں بلکہ من وعن جد اور حقیقت ہے۔

بالاکوٹی کی دسویں خیانت و خیانت!

عقائد و نظریات کے تحت لکھا" کہ اعلیٰحضرت کے عقائد بھی اسلام کے مسلّمہ اجتماعی عقائد سے متصادم تھے۔"

تبصرہ:۔ شاید دیوبندی حضرات کا عقیدہ امکانِ کذب[1]۔ گستاخیٔ رسول مقبول[2] صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبوت و کذب[3] کے مابین عدم منافات۔ مشرکین جیسی بشریت[4]۔ پاگلوں اور حیوانات[5] جیسا علم۔ شیطان[6] سے حضور کے علم کا درجہ کم۔ میلاد شریف[7] کنہیا کا سانگ۔ میلاد پاک کی حرمت[8]۔ بیل گدھے کے خیال[9] میں مستغرق رہنے سے حضور کا خیال بدرجہا بدتر (معاذ اللہ)۔ ہر مخلوق خواہ بڑی[10] ہو یا چھوٹی اللہ کے حضور چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل۔ محمد بخش[11]۔ نبی بخش وغیرہ نام رکھنا شرک۔ خدا کو صفات سلبیہ[12] سے منزہ سمجھنا بدعت قبیحہ۔ اور تمام محالات[13] کو تحت قدرت باری تعالیٰ اعتقاد کرنا مبین اسلام۔ حضور کو اپنے[14] اور اپنے کسی امتی کے خاتمے کا علم نہ ہوا اسلام۔ واقعی ایسے عقائد میں اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد متصادم ہیں۔ یہ عقائد تمہیں کو سلامت رہیں ہم ایسے عقائد کو کفریہ عقائد سمجھتے ہیں۔

"عقیدے" کے تحت بالاکوٹی کی دروغ گوئی و ہرزہ سرائی۔

(۱) اللہ تعالیٰ حاضر نہیں ہے (۲) ہم خدا تعالیٰ کے نہیں نبی کریم کے بندے ہیں (۳) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو قدرت تصرف فی الامور تھی (۴) حضرت شیخ عالم الغیب حاضر ناظر تھے (۵) اللہ تعالیٰ نے کلی اختیارات و قدرتیں ان کو اور ان کی وساطت سے شیخ عبدالقادر جیلانی اور دیگر اولیائے کرام کو دے دیں بلکہ خود خدا تعالیٰ اور حضور اور تمام اولیاء کرام کا تصرف فی الامور بھی آپ کا مظہر تھا۔ دراصل پردے میں فاعل مادری آپ ہیں قرآن کریم کی آیت وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى پیغمبر اپنی خواہشات نفس سے نہیں بولتے ان کا ہر بول و قول ہماری وحی ہوتی ہے اس آیت سے دراصل شیخ عبدالقادر جیلانی کی بات کو حضور کا قرآن بتلاتا ہے غرضیکہ عرش و کرسی پر جلوہ افروز حضرت جیلانی بغدادی ہیں۔ علم ما کان و ما یکون سب آپ کے قدموں میں ہے۔ چاند سورج ستارے سب آپ کی اجازت کے بغیر طلوع و غروب نہیں کر سکتے۔ اولیاء[15] کرام ہر جگہ حاضر و ناظر ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ میاں بیوی کی ہم بستری کے

---

[1] فتاویٰ رشیدیہ و براہین قاطعہ [2] تقویۃ الایمان تحذیر الناس [3] تصفیۃ العقائد [4] تقویۃ الایمان
[5] حفظ الایمان [6] براہین قاطعہ [7] براہین قاطعہ [8] فیض الباری شرح بخاری [9] صراط مستقیم
[10] تقویۃ الایمان [11] تقویۃ الایمان [12] اظہار الحق [13] یکروزی مصنفہ اسمٰعیل دہلوی
[14] براہین قاطعہ

کے وقت بھی (۷) حوریں فرشتے انبیاء کرام سب دست بستہ کسی ولی کا استقبال کرتے ہیں (۸) خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے امکان کذب وغیرہ"

تبصرہ! ان تمام چیزوں کو بغیر کسی حوالے کے لکھ دیا گیا ہے جب تک انکے حوالہ جات بلاقطع و برید نہ دینگے یا نہ دے سکیں گے تو کذب بیانی، ہرزہ سرائی مفتری تصور کئے جائیں گے ان میں چند چیزیں علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے۔ اعلیٰحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ذمہ بلاوجہ منسوب دی گئی ہیں بعض چیزیں اہلسنت کے عقیدہ کے مخالف نہیں مگر جب تک اعلیٰحضرت کی کسی کتاب کا حوالہ نہ دیں گے اس کے جواب سے سکوت رہیگا۔

۳ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو قدرت تصرف فی الامور تھی۔ یاد رکھئے تصرف فی الامور دو قسم ہے۔ مافوق الاسباب اور تحت الاسباب۔ اختلاف مَافَوْقَ الْاَسْبَابِ میں ہے۔ مَاتَحْتَ الْاَسْبَابِ میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں، مافوق الاسباب میں بھی علامہ ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ (جنکو شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بیہقی وقت فرماتے ہیں) یوں لکھتے ہیں۔

فِي الْمَقَامَاتِ الْمُجَدِّدِيَّةِ اِنَّ الْمُجَدِّدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَظَرَ بِبَصِيْرَةِ الْكَشْفِ مَكْتُوْبًا فِيْ نَاصِيَةِ مُلَّا طَاهِرِ اللَّاهُوْرِيِّ شَقِيٌّ وَكَانَ مُلَّا طَاهِرٌ مُعَلِّمًا لِاِبْنَيْهِ الْكَرِيْمَيْنِ مُحَمَّدْ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدْ مَعْصُوْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَذَكَرَ الْمُجَدِّدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا اَبْصَرَ لِوَلَدَيْهِ الشَّرِيْفَيْنِ فَالْتَمَسَا مِنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنْ يَدْعُوَ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ اَنْ يَمْحُوَ عَنْهُ الشَّقَاوَةَ وَيُثْبِتَ مَكَانَهُ السَّعَادَةَ فَقَالَ الْمُجَدِّدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَظَرْتُ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ فَاِذَا فِيْهِ اَنَّهُ قَضَاءٌ مُبْرَمٌ لَا يُمْكِنُ رَدُّهُ وَالْجَاءَ وَلَدَاهُ الْكَرِيْمَانِ فِي الدُّعَاءِ لِمَا الْتَمَسَا مِنْهُ فَقَالَ الْمُجَدِّدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَذَكَّرْتُ مَا قَالَ غَوْثُ الثَّقَلَيْنِ السَّيِّدُ السَّنَدُ مُحْيِي الدِّيْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ الْقَضَاءَ الْمُبْرَمَ يُرَدُّ بِدَعْوَتِيْ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتُكَ وَاسِعَةٌ وَفَضْلُكَ غَيْرُ مُقْتَصِرٍ عَلٰى اَحَدٍ اَرْجُوْكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَمِيْمِ اَنْ تُجِيْبَ دَعْوَتِيْ فِيْ مَحْوِ كِتَابِ الشَّقَاءِ مِنْ نَاصِيَةِ مُلَّا طَاهِرٍ وَاِثْبَاتِ السَّعَادَةِ مَكَانَهُ كَمَا اَجَبْتَ دَعْوَةَ سَيِّدِ السَّنَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى نَاصِيَةِ مُلَّا طَاهِرٍ اَنَّهُ مُحِيَ مِنْهَا كَلِمَةُ شَقِيٍّ وَكُتِبَ مَكَانَهُ سَعِيْدٌ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

ترجمہ:۔ مقامات مجددیہ میں ہے مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنظر کشف ملا طاہر لاہوری کی پیشانی میں بدبخت لکھا دیکھا ملا طاہر آپ کے دو شہزادے محمد سعید اور محمد معصوم رضی اللہ عنہما کے استاد تھے۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ دیکھا تھا اس کا ذکر اپنے دونوں بیٹوں کو

کیا ان دونوں نے التماس کیا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں آپ دعا فرمائیں کہ ان کی پیشانی سے شقاوت کو مٹا کر اس کی جگہ سعادت کو ثابت کر دے مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے لوح محفوظ میں دیکھا اس قضاء مبرم لکھا ہوا تھا۔ جس کا رد ہونا ناممکن ہے آپ کے دونوں بیٹے دعا کے ملتجی ہوئے اور مچل گئے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلین سید السند محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا فرمان مجھے یاد آ گیا کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ میری دعا سے قضاء مبرم بھی ٹل جاتی ہے تو میں نے اللہ سبحانہ سے دعا کی اور عرض کیا اے اللہ تیری رحمت وسیع ہے اور تیرا فضل کسی ایک شخص تک محدود نہیں ہے میں تجھ سے امید کرتا ہوں اور تیرے فضل عام کا سائل ہوں کہ ملا طاہر کی پیشانی سے شقاوت کی لکھت کو محو کر دے اور میری دعا قبول فرما اور اس کی جگہ سعادت کو ثابت کر دے۔ جیسے تو نے سید السند عبدالقادر جیلانی کی دعا کو قبول فرمایا تھا حضرت مجدد رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس دعا کے بعد میں نے ملا طاہر کی پیشانی کو دیکھا کہ اس سے کلمہ شقی مٹ چکا اور اس جگہ سعید لکھا گیا اور اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز بھاری نہیں۔

اس حوالے سے حضرت غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی نقشبندی رحمۃ اللہ کا متصرف فی الامور ما فوق الاسباب ہونا بھی ثابت ہوا تو مطلق متصرف فی الامور ہونے میں بالاکوٹی کو کیوں اچنبا ہوا ہے اور اس میں اعلیٰحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کیا تخصیص ہے:۔ اَلْوَہَّابِیَّۃُ قَوْمٌ لَا یَعْقِلُوْنَ

ع۷:۔ خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ دراصل یہ عقیدہ دیوبندی حضرات کا ہے جو اعلیٰحضرت کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ ان اللہ لا یحب المعتدین

بالاکوٹی کی گیارھویں خیانت:۔

بالاکوٹی ص۲۰ حوالہ جات کے تحت لکھتا ہے۔

"کہ حضور کو عرب کا خداوند کہہ سکتے ہیں"

تبصرہ:۔ ملفوظات حصہ اول ص۱۰۰ پر ہے۔ "عرض! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اے خداوند عرب ندا کر کے کہہ سکتے ہیں ارشاد: کہہ سکتے ہیں۔ خداوند عرب کے معنی مالک عرب۔"

مؤلف بالاکوٹی صاحب! خداوند عرب کے معنی مالک عرب چٹ کر گیا ورنہ اعتراض کی گنجائش نہ ہوتی۔

مؤلف صاحب لفظ خدا جب بالاضافت استعمال ہو اسکے معنی مالک اور صاحب کے ہوتے ہیں جیسے دہ خدا بستی کا مالک، کدخدا گھر کا مالک۔ علامہ اقبال لکھتا ہے۔ ؎

دہ خدایا یہ زمیں تیری نہیں تیری نہیں
تیرے آباء کی نہیں تیری نہیں میری نہیں

بالاکوٹی کی بارھویں خیانت

شرح استمداد ص۱۵ کا حوالہ دیتے ہوئے "ہم سب رسول کے بندے ہیں" کو اعلیٰحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام بتایا حالانکہ شرح استمداد ص۵ پر عنوان دیا ہے "حاجی امداد اللہ صاحب پر اسماعیلی شرک کا فتویٰ" حاجی امداد اللہ کا رسالہ نفحات مکیہ ترجمہ شمائم امدادیہ ص۱۳۵ عباد اللہ کو عباد رسول کہہ سکتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ مرجع ضمیر متکلم کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اللہ عزوجل حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیتا ہے کہ تم سب کو اپنا بندہ کہو اور ان سے یوں ارشاد ارشاد فرماؤ کہ اے میرے گنہگار بندو میرے رب کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ یہ عبارت ہے۔ حاجی امداد اللہ صاحب مکی رحمۃ اللہ کی (جو مولوی قاسم نانوتوی۔ رشید احمد گنگوہی۔ خلیل احمد انبیٹھوی۔ اشرف علی تھانوی وغیرہ کے پیر و مرشد ہیں) اگر اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے کو عبد المصطفےٰ لکھیں تو اسماعیلی پنتھ میں شرک ہو اور حاجی امداد اللہ صاحب کے مسلک میں عین اتباع قرآن ہو؟ یہ اعتراض کی صورت کب ہو سکتی ہے۔ جبکہ خود مولوی اشرف علی تھانوی اسی آیت کے تحت ضمیر متکلم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع کرتے ہیں شمائم امدادیہ ص۱۰۲ مطبوعہ نامی پریس لاہور پر ہے مولانا اشرف علی صاحب نے فرمایا کہ قرینہ بھی انہی معنی کا ہے آگے فرماتا ہے۔ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ اگر مرجع اس کا اللہ ہوتا تو فرماتا من رحمتی تاکہ مناسبت عبادی کی ہوتی۔ مولانا روم رحمۃ اللہ کا مسلک بھی یہی ہے حَرَّرَہٗ فِی الْمَثْنَوِیِّ الْمَعْنَوِیِّ اور یہی مسلک اعلیٰحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے فرماتے ہیں۔

یا عبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے
اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا

دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب
تو نہ ان کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا

دیو کے بندوں سے ہمیں کیا غرض
ہم ہیں عبد المصطفےٰ پھر تجھ کو کیا

تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں
خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

ع۵ یونہی مولوی محمود الحسن دیوبندی مرثیہ رشید احمد میں لکھتا ہے: قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں :۔ عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی یہاں محمود الحسن نے دو خیانتیں کی ہیں۔ ایک تو رشید احمد کے بندے اعتقاد کئے دوسرے اس کے سیاہ فام بندے یوسف علیہ السلام جیسے ہیں یہ توہین نبی ہے۔ عبد المصطفےٰ نام شرک ہو اور عبد رشید احمد اسلام ہو۔ یہ کیا مذہب ہے؟

بالاکوٹی کی تیرھویں خیانت وتدلیس وخبث باطنی وسوء فہمی! حوالہ جات کے تحت "(امکان کذب باری تعالیٰ)
اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ فلاں بات ہوگی۔ اب اس کے خلاف ممکن ہے یا محال ممکن تو ہے نہیں اور محال بالذات
ہو نہیں سکتا نفس ذات میں امکان ہے"

اقول! ملفوظات اعلیحضرت بریلوی حصہ چہارم کی پوری عبارت مع عرض وارشاد میں نقل کرتا ہوں اور
ہر بڑے چھوٹے دیوبندی کو چیلنج کرتا ہوں کہ اس عبارت کا مطلب جو بالاکوٹی نے لکھا ہے اگر ثابت کر سکیں
تو منہ مانگا انعام پائیں ورنہ اس کذاب الاشر کو مفسد اور مضل جانتے ہوئے اس کے خلاف فتویٰ صادر کریں۔
ملفوظات کی عبارت یہ ہے۔ "عرض۔ حضور اگر وہابیہ یہ کہیں کہ باری تعالیٰ کے لئے ظلم اس وجہ سے
محال ہے کہ غیر مالک مستقل ہے ہی نہیں تو بالذات محال نہیں اس کا جواب کیا ہے۔ **ارشاد!**
یوں تو کوئی شئی محال بالذات نہ رہے مخالف پوچھے گا۔ یہ کیوں محال ہے جب اس کی وجہ استحالہ بتلائیے
گا۔ وہ کہہ دے گا اس وجہ سے محال ہے۔ نفس ذات میں استحالہ نہیں۔ محال بالذات وہ ہے جس
کی نفس ذات اباکرے وجود سے۔ اور وہ عرض بھی محال بالذات ہوتا ہے جو اپنے وجود کے وقت
ایسی شئی کے متعلق ہوتا ہے۔ جس کی نفس ذات اباکرتی ہے وجود سے۔ اور اگر وہ شئی مستقل نہیں تو
جس کے ساتھ اس کا تعلق ہے اس کی نفس ذات اباکرے اس کے وجود سے تو وہ محال بالذات ہے۔
وجہ استحالہ بیان کرنے سے شئی محال بالغیر نہیں ہو جاتی اللہ نے خبر دی کہ فلاں بات ہوگی۔ یا نہ ہوگی۔
اب اس کا خلاف ممکن ہے یا خلاف ممکن تو ہے نہیں اور محال بالذات ہو نہیں سکتا کہ نفس ذات میں امکان
ہے تو محال بالغیر ہوگا اب وہ غیر کیا ہے جس کے سبب سے یہ محال ہے وہ کذب الٰہی ہے۔ لازم
آئے گا کہ کذب الٰہی محال بالذات ہو ورنہ محال بالغیر تو ممکن بالذات ہوتا ہے اور ممکن بالذات
پر کوئی شئی موقوف ہونے سے محال بالغیر نہیں ہو جاتی (پھر فرمایا) کذب الٰہی کا امکان مان
کر عقائد۔ ایمان۔ شرائع۔ ادیان کچھ بھی نہ رہے گا۔ ایمان کہتے ہیں اعتقاد ثابت جازم غیر متزلزل
کو ہمارا ایمان ہے کہ قیامت آئے گی۔ پھر کیا سبب ہے کوئی دلیل عقلی اس پر قائم نہیں سمعیات محضہ
میں سے ہے لامحالہ ماننا پڑے گا کہ اخبار الٰہی ہیں اور جب اخبار الٰہی میں کذب ممکن ہو تو اعتقاد

ثابت جازم غیر متزلزل کہاں سے آئے گا۔ پھر تو ہر بات میں یہ وہم رہے گا کہ ممکن ہے جھوٹ کہہ دیا ہو تو
نہ دین رہا نہ قرآن نہ اسلام رہا نہ ایمان" یہ ہے پوری عبارت اس سے وہ خبیث مطلب جو موقف
رسلیہ نے نکالا ہے اس مفہوم کی جو اعلیحضرت کی عبارت سے واضح ہے بالکل نقیض ہے یا نہیں!
دیوبندیو لَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا حوالہ جات کے تحت
صفحہ ۲ پر ہے "الوہیت ہی وہ کمال ہے کہ زیر قدرت ربانی نہیں باقی تمام کمالات تحت قدرت الٰہی
ہیں اور اللہ تعالیٰ اکرم الاکرمین ہر جواد سے بڑھ کر جواد ہے"

تبصرہ:۔ اس عبارت میں امکان کذب کہاں سے آیا ماسوی الوہیت کے سب کمالات کا تحت
قدرت باری تعالیٰ ہونا تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے محالات میں نقص تھا بایں وجہ تحت قدرت
باری تعالیٰ نہیں۔ کیونکہ مولیٰ تعالیٰ ہر عیب وشین سے منزہ وپاک بالذات ہے کذب تو ہے
ہو سکتا ہے۔ دیوبندیوں کے نزدیک کمال ہو اسی واسطے امکان کذب کے عنوان کے تحت تن
تے اس حوالہ کو جڑ دیا۔ بالاکوٹی صاحب! پلہ جو تم سوچے ہو وہ بات نہیں ہونے کی

بالاکوٹی کی چودھویں خیانت! لکھتا ہے اگر ولی چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہروں میں
دس ہزار جگہ کی دعوت قبول کر سکتے ہیں۔ **نوٹ:۔** سائل کا سوال صرف حاضر وناظر کے متعلق تھا
مگر بیٹو مجدد صاحب نے پانچ اور پانچ دس روٹیوں کے ساتھ جواب مرحمت فرمایا"

تبصرہ:۔ سمجھ ہو تو ایسی ہو۔ اعلیحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کب فرمایا ہے
کہ دس ہزار شہروں میں دس ہزار جگہ کھانا کھا سکتے ہیں: دعوت کا معنی روٹی کھانا نہیں۔ بلکہ کسی کی
عرض قبول کرنا ہے۔ خواہ اس میں قرآن وحدیث کے درس کے لئے جانا ہو خواہ پند و موعظ
کے لئے خواہ ان کی کسی تکلیف کو دور کرنے کے لئے دعوت میں داعی کی مطلب برآری مقصود
ہوتی ہے۔ پیٹ بھرنا مقصود نہیں ہوتا مگر اندھے وہابی کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی
تو اپنا شعر "لذت خدا کے نام میں کچھ کم نہ تھی مگر پیش شکم زباں نے ہمت ہار دی" (بالاکوٹی)
اپنے ہی پر چسپاں کر لیجئے اور اس شعر کی بحر بھی بتائیے پہلا مصرعہ لمبا دوسرا چھوٹا شعر گوئی میں

آپ نے فردوسی کو مات کر دیا۔ اس کے بعد حدائق بخشش کے یہ اشعار نقل کئے ہیں۔

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا — دل تھا ساجد نجدیا پھر تجھ کو کیا
بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے — یارسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا
یا عیادی کر کے ہم کو شاہ نے — بندہ اپنا کہہ دیا پھر تجھ کو کیا

ان اشعار میں خلاف شرع بات تو کوئی نہیں ہر امتی مواجہہ اقدس کے سامنے بعجز و نیاز سر جھکائے کھڑا ہوتا ہے۔ متکبرانہ ہیئت نجدی ہی کو مبارک رہے ارے نجدی میرے دل میں فروتنی اور انکساری ہے اور ہر وقت میرا دل حضور کے حضور عاجزی کرتا ہے۔ تیرا اس میں کیا نقصان ہے۔
شاید سجدہ کے لفظ پر ہی تم کو اعتراض ہو گا کتب لغت سے اسے میں واضح کر دینا چاہتا ہوں۔
"مصباح اللغات" میں ہے۔ سجد سجوداً عاجزی اور خاکساری سے جھکنا "صراح" میں ہے سر بر زمین نہادن و فروتنی کردن" "قاموس" میں ہے سجد خضع وانتصب ضدہ واسجد طأطأ راسہ وانحنیٰ۔ آپ نے دل کا سجدہ فرمایا ہے سر کا سجدہ نہیں فرمایا سجدۂ سر غیر اللہ کو روا نہیں دل کا سجدہ فروتنی اور عاجزی ہے یہ ہر حال میں جائز ہے چنانچہ دوسرے مقام پر فرماتے ہیں۔

اے شوق دل یہ سجدہ گر ان کو روا نہیں — اچھا وہ سجدہ کیجئے کہ سر کو خبر نہ ہو

دوسرے شعر کا مطلب یہ ہے مدد کے لئے میں نے اکثر یارسول اللہ کہا اے نجدی تیرا اس میں کیا نقصان ہے۔ دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ صـ۸۷ پر ہے۔
"اگر اس کلمہ (یارسول اللہ) کو درود شریف کے ضمن میں کہے اور یہ عقیدہ کرے کہ ملائکہ اس درود شریف کو آپ کے پیش عرض کرتے ہیں تو درست ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے بندہ مومن کا درود آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ اور ملائکہ کی ایک صنف صرف اسی خدمت پر ہے"
"الشہاب الثاقب" مؤلفہ حسین احمد ٹانڈوی میں ہے۔
"ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صور درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب و

ندا کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں"
وہابیہ نجدیہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور صریح برملا کہتے ہیں یارسول اللہ میں استعانت لغیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے۔
قاسم نانوتوی لکھتا ہے۔

"مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا — نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا — بنے گا کون ہمارا تیرے سوا غمخوار

مولوی قاسم نانوتوی کے ان اشعار اور اعلیٰحضرت کے اس شعر میں کیا فرق ہے۔
تیسرے شعر کے بارے میں شمائم امدادیہ صـ۲ کی عبارت پہلے لکھ آیا ہوں۔ اس میں حاجی صاحب اور مولوی اشرف علی صاحب کا نظریہ دیکھ لیجئے۔
ایک سائل مولوی رشید احمد گنگوہی کی خدمت میں مندرجہ ذیل اشعار لکھ کر فتویٰ طلب کرتا ہے۔

محمد سر قدرت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے — شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے
محمد کو خدا جانے خدا کو مصطفےٰ جانے — کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے

خدا و مصطفےٰ کی کنہ میں ادراک عاجز ہے
محمد کو خدا جانے خدا کو مصطفےٰ جانے
احد نے صورت احمد میں اپنا جلوہ دکھلایا
بھلا پھر کس طرح سے کوئی اس کا مرتبہ جانے
چاند بدلی میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا
شکل انساں میں خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جواب! ان اشعار کے معانی بتاویل درست و صحیح ہو سکتے ہیں"
(فتاویٰ رشیدیہ صـ۸۳)

ان اشعار کو تو رشید احمد نے درست وصحیح کہہ دیا مگر اعلیٰحضرت بریلوی کے اشعار بلا تاویل بھی درست ہیں۔ عقل ہو اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ساتھ انس و نسبت ہو تو ان اشعار کو وہ شخص صحیح معانی میں استعمال کرے گا اور اگر دل میں ضد و کدورت ہو تو یہ مرض لا علاج ہے۔

ص۲۳۱ پر زہد و تقویٰ کے عنوان کے تحت ہے۔

"میں اپنی حالت وہ پاتا ہوں جس میں فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ سنتیں بھی ایسے شخص کو معاف ہیں لیکن الحمد للہ سنتیں کبھی نہیں چھوڑیں البتہ نفل اسی روز سے چھوڑ دیئے ہیں"۔

تبصرہ:۔ جب اعلیٰحضرت بتصریح فرما رہے ہیں "کہ فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ سنتیں بھی ایسے شخص کو معاف ہیں" تو پھر تمام فقہاء پر اعتراض کیجئے صرف اعلیٰحضرت پر کیوں؟

جن اشغال کے باعث سنتیں معاف ہو سکتی تھیں آپ نے ترک نہ فرمائیں بلکہ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ان پر مواظبت و مداومت فرمائی نفل اختیاری عبادت ہے کرے تو اجر و ثواب پائے نہ کرے تو ملامت کا مستحق نہ ہو۔

مؤلف کو کیا حق پہنچتا ہے کہ نفل عبادت کے ترک پر ملامت کرے یا اعتراض کرے دیکھئے مولوی عبدالحئی لکھنوی مجموعہ فتاویٰ جلد اوّل ص۲۳۷ پر لکھتے ہیں۔

"اصحاب شغل و معاملات جو بسبب اشغال کے رکعات زائدہ ادا نہیں کر سکتے ہیں اس قدر آسانی ہو سکتی ہے کہ فرائض و واجبات پر عند عدم الفرصۃ اکتفا کر لیا کریں۔ اور سنن ترک کر دے۔ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ پر مواخذہ کیسا۔ در مختار میں طالب العلم کو ترک جماعت کے بارے لکھا۔

"کَذَا اِشْتِغَالُہٗ بِالْفِقْہِ لَا لِغَیْرِہٖ کَذَا جَزَمَ بِہِ الْبَاقَانِیْ تَبْعًا لِلْبَہْنَسِیْ اِلَّا اِذَا وَاظَبَ تَکَاسُلًا فَلَا یُعْذَرُ وَیُعَزَّرُ"، یعنی اگر کوئی طالب علم علم فقہ میں شغل رکھتا ہو نہ غیر فقہ میں تو ترک جماعت

اس کا عذر تسلیم کیا جائے گا) جیسے کہ علامہ باقانی نے علامہ بہنسی کی اتباع میں اس پر جزم کیا۔ لیکن جب کہ تکاسل کے طور پر ہمیشہ جماعت چھوڑ دے تو اسے معذور نہ سمجھا جائے گا۔ بلکہ تعزیر لگائی جائیگی۔

نور الایضاح و مراقی الفلاح میں ہے۔

"وَتَکْرَارُ فِقْہٍ لَا نَحْوٍ وَلُغَۃٍ بِجَمَاعَۃٍ تَفُوْتُہٗ وَلَمْ یُدَاوِمْ عَلٰی تَرْکِہَا"

یعنی ترک جماعت کے اعذار میں سے تکرار فقہ ہے نہ دوسرے علوم مثلاً نحو و لغت لیکن اسکے ترک پر ہمیشگی نہ کرے، قنیہ میں ہے مَنْ لَا یَحْضُرُوْہَا لِاسْتِغْرَاقِ اَوْقَاتِہٖ فِیْ تَکْرِیْرِ الْفِقْہِ۔ یعنی جو شخص جماعت کو حاضر نہ ہو اس وجہ سے کہ اس کے تمام اوقات فقہ کے دہرانے میں صرف ہوتے ہیں۔

علامہ شامی نے فرمایا:۔

ثُمَّ اِشْتِغَالُہٗ لَا بِغَیْرِ فِقْہٍ فِیْ بَعْضٍ مِنَ الْاَوْقَاتِ عُذْرٌ مُعْتَبَرٌ" "پھر فقہ کا شغل بعض اوقات میں مفید ہے نہ غیر فقہ میں۔

ان تصریحات سے واضح ہو گیا کہ فتویٰ کا شغل بد مذہبوں کا رد، متوسلین و مسترشدین کا تزکیہ نفوس جو آپ کا روز مرہ کا شغل تھا (جو بالاکوٹی کو بھی مسلم ہے) اگر آپ نے ترک نوافل فرما دیا تو اس پر اعتراض ہی کیا ہو سکتا ہے۔

بالاکوٹی کا عناد اور اندھا اجتہاد! لکھتا ہے۔ "ممکن ہے کہ برص و جزام ہو جانے کے بعد کا واقعہ ہو یا کوئی اور پس منظر ہو"

کانگرسی صاحب اعلیٰحضرت کو یہ امراض خبیثہ لاحق ہی نہیں ہوئے۔ ہم تجھے چیلنج کرتے ہیں ان امراض کو دلیل سے ثابت کریں ورنہ ہم کہیں گے:۔ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ

حالانکہ ملفوظات اعلیٰحضرت حصہ چہارم ص۴۸ و ص۴۹ پر صاف طور پر اس کی تردید موجود ہے، وہ عبارت بعینہ یہ ہے:۔

"جاڑا۔ طاعون اور وبائی امراض جس قدر ہیں اور نابینائی و یک چشمی برص و جزام وغیرہ وغیرہ کا مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ ہے کہ یہ امراض تجھے نہ ہوں گے جب یہ

میرا ایمان ہے یا"

بالاکوٹی کا اعلحضرت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر (جو محبوب خدا شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین کے حضور بکمال عجز ونیاز مندی سے بطور نذرانہ عقیدت پیش فرمایا)

س بچالو آکر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

نقل کر کے اعتراض کرنا نہایت دناءت وسفاہت ولجوبیت کا مظہر ہے کیونکہ اکثر عشاق نے اس طرح کا اظہار بارگاہ احدیت و رسالت میں اکثر کیا ہے۔ دیکھئے حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

س کیا ڈر ہے اس کو لشکر عصیاں و جرم سے
تم سا شفیع ہو جس کا مددگار یارسول اللہ
لیجو خدا کے واسطے اس دن میری خبر
عصیاں کا میرے جب کھلے اخبار یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عالم نہ متقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا !!
ہوں اُمتی تمہارا گنہگار یارسول اللہ
اچھا ہوں یا بُرا ہوں غرض کچھ ہوں سو ہوں
پر ہوں تمہارا تم میرے مختار یارسول اللہ
ہو آستانہ آپ کا امداد کی جبیں !!
اور اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یارسول اللہ

سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل !
اے میرے مشکل کشا فریاد ہے (کلیات امدادیہ)

یونہی قاسم نانوتوی لکھتا ہے۔

الٰہی غرق دریائے گناہم !
تو میدانی وجود ہستی گواہم
گناہ بے عدد را بار بستم
ہزاراں بار توبہ ہا شکستم

ص۲۴ پر جو مصرعہ لکھا وہ مؤلف کی ضمیر کی پوری عکاسی کرتا ہے۔ ہمیں اس سے کوئی حیرت و تعجب نہیں جس کے اکابرین جملہ مخلوق کو چمار سے زیادہ ذلیل لکھ سکتے ہیں اس کی زبان و قلم سے ذلت آمیز کلمات کے سوا کیا نکل سکتا تھا۔

س تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں
خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ۔

"اہل مذہب کی کچھ جسارتیں" اس عنوان کے ذیل میں حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری پر مؤلف نے جو کیچڑ اچھالا ہے اور بے مرو پا، پادر ہوا کی طرح جو ہرزہ سرائی کی اس کا ثبوت مطلوب ہے۔ وہ تعویذ گنڈے کسے دیئے گئے امام ضامن کسے باندھے گئے۔ ان کا نام بتائیں یا پھر اپنی دروغ گوئی کا اعلان فرمائیں۔

بالاکوٹی کی پندرھویں خیانت وخباثت وجہالت :۔

"انکار شفاعت" کے تحت لکھتا ہے "حضور نبی کریم کے اہم اعزاز شفاعت کا انکار"

"**حوالہ** :۔ محتاجی ہی منشاء شفاعت ہے۔ جہاں محتاجی نہ ہو خود اپنے حکم سے جو چاہے کر دیا جائے تو شفاعت کی کیا حاجت ہو (فتاویٰ افریقہ ص۱۳۸)"

تبصرہ :۔ فتاویٰ افریقہ ص۱۴۱ پر سوال ہے "زید کہتا ہے کہ قیامت میں انبیاء و اولیاء اللہ عزوجل کے دربار میں تو محتاج ہوں گے۔ وہاں کس کو طاقت ہوگی کہ شفاعت کرے"۔ اس کے جواب میں ص۱۴۳ پر آپ فرماتے ہیں "زید کی یہ شدید جہالت و ضلالت

قابل تماشا کہ دربار الٰہی میں محتاج ہونے کو نفیٔ شفاعت کی دلیل ٹھہرایا حالانکہ یہ محتاجی ہی منشاء شفاعت ہے جہاں محتاجی نہ ہو خود اپنے حکم سے جو چاہے کر دیا جائے شفاعت کی کیا حاجت ہو پھر انبیاء و اولیاء کی سب کی شفاعت سے مطلقاً انکار صریح بددینی اور بحکم فقہاء موجب اکفار ہے فقہائے کرام کے نزدیک وہ منکر کافر ہے۔ امام اجل ابن الہمام فتح القدیر شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں:۔ لَا تَجُوْزُ الصَّلٰوۃُ خَلْفَ مُنْکِرِ الشَّفَاعَۃِ لِاَنَّہٗ کَافِرٌ ؕ۔ منکر شفاعت کے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی۔ اس لئے کہ وہ کافر ہے۔ اسی طرح "فتاویٰ خلاصہ و بحرالرائق تاتارخانیہ وغیرہا" میں ہے فتاویٰ تاتارخانیہ پھر "طریقۂ محمدیہ" میں ہے من انکر شفاعۃ الشافعین یوم القیمۃ فھو کافر قیامت میں شفیعوں کی شفاعت کا منکر کافر ہے۔ زید پر فرض ہے کہ تائب ہو از سر نو مسلمان ہو بعد اسلام اپنی عورت سے تجدید نکاح کرے کما فی جامع الفصولین والھندیۃ والدر وغیرھا واللہ تعالیٰ اعلم ؕ۔

ارے وہابی بے دین یہ شفاعت کا انکار ہے؟ یا منکر شفاعت کو معتبرہ کتب فقہ سے کفر کی مار ہے کچھ تو شرم ہو۔

بالاکوٹی! تجھ میں ذرا بھی شرم ہو تو ڈوب کر مر جائے۔ فَخَسَفْنَا بِہٖ وَبِدَارِہِ الْاَرْضَ وَمَا کَانَ لَہٗ مِنْ فِئَۃٍ یَّنْصُرُوْنَہٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَمَا کَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ۔

اب تو اپنے اس دعوے کے اثبات کے لئے اگلوں پچھلوں کو بلا اور مُدعی ثابت کر دکھلا۔

بالاکوٹی کی سولھویں خیانت:۔ "شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر"

"حوالہ جات کرشن کنہیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہوگیا۔ فتح محمد اگر چند جگہ ایک وقت میں ہو تو کیا تعجب ہے۔ ملفوظات حصہ اوّل ص۱۲۱"

تبصرہ:۔ چوہیا اور وہابیہ کے عدد برابر ہیں۔ چوہیا دنیاوی اشیاء کو کاٹتی اور خراب کرتی ہے اور وہابیہ قرآن و حدیث اور اقوال بزرگان میں قطع و برید کرتی ہے۔ دیکھئے بالاکوٹی نے کس قدر خیانت کی ہے۔ اعلیٰحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سبع سنابل شریف کے حوالہ سے ایک واقعہ نقل کرتے ہیں اور وہ سب مقولہ شیخ فتح محمد کا ہے۔ آپ اس کلام کے مُدعی نہیں ناقل ہیں داب مناظرہ سے نہ نقض تفصیلی ہوسکتی ہے نہ اجمالی نہ معارضہ، پوری عبارت اعلیٰحضرت کی یوں ہے۔

"ارشاد امثال اگر ہوں گے تو جسم کے ان کی روح پاک ان تمام اجسام سے متعلق ہوکر تصرف فرمائے گی۔ تو از روئے روح و حقیقت وہی ایک ذات ہر جگہ موجود ہے۔ یہ بھی ظاہر ہیں ورنہ سبع سنابل شریف میں حضرت سیدی فتح محمد قدس سرہٗ الشریف کا وقت واحد میں دس مجلسوں میں تشریف لے جانا تحریر فرمایا اور یہ کہ کسی نے اس پر عرض کی حضرت نے وقت واحد میں دس جگہ تشریف لے جانے کا وعدہ فرما لیا ہے یہ کیونکر ہوسکے گا؟ شیخ نے فرمایا کرشن کنہیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہوگیا۔ فتح محمد اگر چند جگہ ایک وقت میں ہو کیا تعجب ہے (یہاں تک سبع سنابل شریف کی عبارت ہے) آگے اعلیٰحضرت کی عبارت شروع ہوتی ہے۔ یہ ذکر کر کے فرمایا کیا گمان کرتے ہو کہ شیخ ایک جگہ موجود تھے۔ باقی جگہ مثالیں حاشا بلکہ شیخ بذاتِ خود ہر جگہ موجود تھے۔ اسرار باطن فہم ظاہر سے وراہیں۔ خوض و فکر بے جا ہے۔"

مسلمانو! انصاف کرو اس عبارت سے بالاکوٹی کا ملعون مطلب نکل سکتا ہے؟ "شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ہے" ہرگز نہیں بلکہ فرمان الٰہی زَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَھُمْ فَھُوَ وَلِیُّھُمُ الْیَوْمَ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ؕ۔ کا مصداق ہے اگر اعلیٰحضرت کا یہ ارشاد بقول

بالاکوٹی موہوم مفہوم مذکور ملعون ہے۔ تو اپنے مولوی اشرف علی تھانوی پر بھی یہی فتویٰ جڑیئے کہ وہ اپنی کتاب "جمال اولیاء" صـ۱۸۸ پر محمد جعفری مجذوب کی کرامت لکھتے ہیں "آپ نے ایک دفعہ تین شہروں میں خطبہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھا ہے اور کئی کئی شہروں میں ایک شب میں شب باش ہوتے تھے" بالاکوٹی کی ستر ھویں خیانت! صـ۲۲ عـ۱ پر لکھتا ہے "اصحاب محفل میلاد تو زمین کی ہر جگہ پاک و ناپاک مجالس مذہبی و غیر مذہبی میں ہونا رسول اللہ کا دعویٰ نہیں کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ مقامات پاک و ناپاک کفر و غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔ انوار ساطعہ مصنفہ مولوی عبد السمیع"۔

تبصرہ:۔ یہ عبارت انوار ساطعہ میں موجود نہیں بلکہ اس کا مفہوم یوں بیان کیا گیا کہ دیوبندی نے کہا تھا کہ زمین کی ہر جگہ پر ہر وقت حاضر ہونا خدا تعالیٰ کا خاصہ اور اس کی صفت ہے۔ آپ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر سمجھ کر شرک کرتے ہیں۔ تو اس کے جواب میں مولانا عبد السمیع صاحب نے فرمایا جو صفت اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے وہ یہ ہے تمام کائنات میں اللہ تعالےٰ کے جلوے ہر وقت موجود ہوتے ہیں اور یہ خاصہ اس میں پایا جاتا ہے۔ محافل میلاد کائنات کے ہر مقام پر کب ہوتے ہیں۔ ہوں گے تو چند مخصوص مقامات پر وہاں حضور کے تشریف لانے اور حاضر ہونے سے خدا کی برابری کیسے ہو گئی۔ حالانکہ ملک الموت موت کے وقت میت کے سرہانے ہوتا ہے۔ خواہ میت مومن ہو یا کافر اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تذکرۃ الموتی میں طبرانی اور ابن مندہ کی حدیث کو نقل کرتے ہیں کہ ملک الموت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ اب کوئی گھر نہیں جس کی طرف میری توجہ نہ ہو میں رات دن ان کو دیکھتا رہتا ہوں اور ہر چھوٹے بڑے کو اس قدر پہچانتا ہوں کہ وہ خود بھی اپنے کو اس قدر نہیں پہچانتے۔ ان احادیث سے ثابت

ہوا کہ ملک الموت ہر جگہ حاضر ہے۔ ملک الموت تو پھر بھی ایک فرشتہ مقرب ہے شیطان ہر جگہ موجود ہے در مختار میں ہے۔ "شیطان بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے اور اس کا بیٹا رات کو حالانکہ ملک الموت اور شیطان ہر جگہ حاضر ہونے سے کوئی نہیں کہتا کہ یہ دونوں خدا کے برابر ہو گئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر مجلس میلاد میں حاضر ہونے سے شرک کیسے ثابت ہوا۔

علامہ مولانا عبد السمیع رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کا یہ مفہوم تھا جو میں نے لکھ دیا۔ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان اور ملک الموت سے کم درجہ دکھانا مقصود نہیں بلکہ شرک کی نفی کرنا مقصود ہے۔

ہاں وہابی یہ عقیدہ آپ کے رشید و خلیل کا ہے۔ سچ فرمایا مولانا احمد حسن کانپوری نے رَشِیْدُهُمْ غَوِیٌّ وَخَلِیْلُهُمْ خلیل کہ براہین قاطعہ ما امر اللہ بہ ان یوصل کے صـ۵۱ پر صاف لکھا ہے جس میں قطع و برید نہیں۔

"الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے"۔

دیکھئے اس ناپاک عبارت میں کس طرح واضح الفاظ میں لکھ دیا کہ شیطان اور ملک الموت کو علم محیط زمین قرآن و حدیث متواتر سے ثابت اور حضور کے لیئے یہ چیز شرک تو گویا شیطان اور ملک الموت نبی پاک صلی اللہ

تعالٰے علیہ وسلّم سے دیوبندی عقیدہ میں بڑھ گئے۔

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

اُولٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْءُ الدَّارِ

بالاکوٹی کی اٹھارہویں خیانت ! صہ۲۶ پر تصنیفات کے ماتحت لکھتا ہے

"اعلحضرت بریلوی نے اردو نظم و نثر میں متعدد رسالے کتب ٹریکٹ لکھے اور شائع کروائے اکثر رسائل آپ کے اکابرین امت کی تکفیر و تفسیق پر مشتمل ہیں"

تبصرہ :۔ آپ نے غلط کہا بلکہ آپ کی عربی کتابیں اور حواشی بکثرت موجود ہیں بعض چھپ چکے ہیں اور بعض اب تک چھپ کر منصۂ شہود پر نہیں آئے مسلم شریف اور بخاری شریف پر آپ کے حواشی موجود ہیں۔ مسلم الثبوت پر مستقل حاشیہ ہے، قاضی، حمداللہ اور شرح چغمینی پر مستقل حواشی ہیں۔

الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے علم غیب پر ایک مستقل کتاب جن پر تصدیقات و تقریظات علمائے حرمین شریفین حلب و مصر و دمشق ثبت ہیں۔ جن کو آپ نے بیت اللہ شریف میں مصلی حنبلی پر بیٹھ کر لکھا تھا اور شریف مکہ نے لفظ لفظ اس کا سنا اور بہت پسند کیا آپ کے فتاوٰی العطایا النبویۃ میں سینکڑوں جوابات عربی و فارسی زبان میں موجود ہیں۔ آپ کی چھوٹی بڑی تصانیف تیرہ سو تک پہنچی ہوئی ہیں۔

بالاکوٹی کا یہ کہنا ہے کہ

" اکثر رسائل آپ کے اکابرین امت کی تکفیر و تفسیق پر مشتمل ہیں "

نہیں او دیوبندی ! اکابرین اُمت کی تکفیر و تفسیق پر مبنی نہیں۔ بلکہ کابرین کی

تکفیر و تفسیق پر مشتمل ہیں۔ جو ہر مسلمان کا عقیدہ ہے، خواہ کسی بد باطن کو نا معلوم ہو۔

پھر لکھتا ہے :۔

" قرآن پاک کا ترجمہ بھی کیا جو آپ کے ہم مذہبوں کا سرمایہ حیات ہے "

اقول :۔ ٹھیک ہے قرآن پاک ہر مسلمان کا سرمایۂ حیات ہے اور اس کا ترجمہ بھی وہی حکم رکھتا ہے۔

ولو کرہ الکافرون

پھر لکھتا ہے۔

" آپ کی کتب کی بڑی قدر و منزلت تھی "۔

اقول :۔ ٹھیک ہے۔ اہلسنت و جماعت کے ہاں اُس وقت بھی آپ کی کتب کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ اب بھی ہے اور ایمان دار پھر بھی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

وصایا شریف کی یہ عبارت " کہ میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے۔ اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

اقول :۔ بالکل درست ہے جب آپ کی زندگی عشق مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم اور اطاعۃ اللہ و اطاعۃ الرسول میں گذری اور صحیح مسلک جو مطابق حدیث ما انا علیہ واصحابی تھا اور آپ کو پورا وثوق تھا کہ میری زبان و قلم سے کوئی کلمہ خلاف شرع نہیں نکلا تو آپ کا وصیت کرنا کیونکر درست نہ ہوگا۔

پھر لکھتا ہے :۔

" شاید اس وصیت کا یہ اثر ہے۔ کہ آج بھی آپ کا جاری کردہ مذہب خاص طبقہ نے اپنایا ہوا ہے۔ اور اس پر شدت سے جمے ہوئے ہیں "

اقول :- بالاکوٹی کا کہنا" کہ آپ کا جاری کردہ مذہب عوام میں خاص طبقہ نے اپنایا ہوا ہے"۔ کس قدر اندھاپن ہے انہی لوگوں کے متعلق مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ۔ یہ لوگ آنکھوں کے اندھے نہیں بلکہ ان کے دل اندھے ہیں جو ان کے سینوں میں ہیں۔

اعلحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی نیا مذہب جاری نہیں کیا۔ بلکہ صحابہ کرام سے لے کر آج تک اہل سنت وجماعت کا یہی مسلک رہا اور خواص طبقہ کا یہی مشرب رہے گا۔ ہاں عوام کالانعام بدعقیدہ لوگوں کو نیا معلوم ہوگا۔

پھر لکھتا ہے :-

"الاعراب اشد کا مظہر نظر آتے ہیں"

اقول :- نہیں او کانگرسی اس کے مظہر وہ لوگ ہیں جو نمازیں مسلمانوں کے ساتھ پڑھیں اور تلک لگا کر گاندھی نہرو کو خوش کریں۔ یہ آپ کے کانگریسیوں کی خاص نشانی رہی۔ بھارتی کابینہ میں برہمنی راج کے اصول کے مطابق کوئی نمائندہ اسمبلی میں داخل نہیں ہوتا۔ جب تک تلک نہ لگائے۔ آپ کے کابرین یہ شعار سے کر داخل ہوتے تھے تو اس آیت کے مظہر کانگرسی پٹھو ہیں۔ نہ کہ اعلحضرت کے متبع مؤلف نے وفات کے عنوان کے آخر یہ شعر داغا ہے

ڈھانپا کفن نے عیوب برہنگی
ورنہ میں ہر لباس میں ننگ وجود تھا

اس شعر پر بلا تبصرہ ایک شعر پہ اکتفا کرتا ہوں۔

احباب کو یہ شان حریفانہ سلامت
دشمن کو بھی یوں زہر اگلتے نہیں دیکھا

مؤلف نے ص ۲۸ پر وصیت نامہ نقل کرنے کے بعد لکھا۔

" یہ وصیت بقائمی ہوش وحواس خود قلم بند کروائی تلذذات نفس نے اس وقت بھی جبکہ ہر بد سے بد اور فاسق سے فاسق کو بھی فکر آخرت اور خوف خدا دامن گیر رہتا ہے۔ ان کا پیچھا نہ چھوڑا"۔

اقول :- ہر ذی شعور انسان جانتا ہے کہ ایصالِ ثواب کے لئے جو غذائیں مہیا کی جاتی ہیں۔ ان کا ثواب انتقال کرنے والے کو پہنچتا ہے۔ یہ غذائیں بعینہ اس کو پیش نہیں کی جاتیں اور نہ ہی یہ غذا اس کی غذا ہے بلکہ یہ غذا مساکین۔ یتامیٰ۔ فقراء و غرباء۔ بیوگان کی غذا ہوتی ہے تو گویا اعلحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو آخر وقت تک نادار مخلوقِ خدا کا احساس رہا کہ میرے انتقال کے بعد بھی انکو یہ غذا ملے۔ جو مرغوب طبع ہو اس کے برعکس مولوی اشرف علی تھانوی کی وصیت جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اہل انصاف اُس میں اور اس میں موازنہ و محاکمہ کریں۔ کہ ان میں پیٹو و زن مرید کون ہے اور حسن خلق و انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ کس میں ہے۔

ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

"خصوصیات علمائے دیوبند" پر تبصرہ:۔ مولوی الیاس صاحب اپنے پمفلٹ کے ص۲۹ پر لکھتے ہیں۔

"علمائے دیوبند اپنے اصول اور متبوع شخصیتوں کے لحاظ سے سنت نبوی اور ذات نبوی کی عظمت و محبت سے پیدا شدہ درخت ہے جس کے ہر پھل پھول میں وہی سنت کا رنگ و بو رچا ہوا ہے۔

تبصرہ:۔ مولوی صاحب یا یہ سنت کا رنگ ہے جو براھین قاطعہ ما امر اللہ بہ ان یوصل کے ص۵۱ پر ہے۔

"کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں اور اسی صفحہ کی عبارت (جو میں سترھویں خیانت کے تحت ذکر کر آیا ہوں) کہ شیطان اور ملک الموت کا علم محیط زمین نصوص قطعیہ سے ثابت اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اسی علم کا اثبات شرک۔

کیا سنت نبوی اور ذات نبوی کی عظمت و محبت کا یہی درخت ہے۔ جس سے یہ پھول کھلے ہیں۔ شیطان اور ملک الموت کے لئے علم محیط زمین تو دیابنہ کے نزدیک نص قطعی کے ساتھ ثابت ہو اور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہ علم شرک ہو۔ آپ کوئی آیت یا حدیث ایسی بیان کر سکتے ہیں کہ ایک چیز کسی فرد کے لئے تسلیم کرنے سے شرک لازم آئے اور وہی چیز دوسرے کے لئے عین ایمان ہو۔ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ۔

تصفیۃ العقائد ص۲۴ پر بانی دیوبند قاسم نانوتوی لکھتے ہیں۔

"بالجملہ علی العموم کذب منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ

معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں"

یہ ہے آپ کی محبت و عظمت نبوی کے درخت کا دوسرا پھول۔ جب کذب اور نبوت میں تضاد۔ تناقض تخالف نہ رہا۔ تو آپ ایمان سے بتائیں قرآن پاک اور حدیث پاک کا شیرازہ محفوظ رہا؟ یا ایک سطر کے اندر اس کا سارا تار پود بانی دیوبند نے پاش پاش کر کے رکھ دیا۔ خدا کی توحید قرآن پاک کے احکام خود لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا کب اعتبار رہے گا۔

حفظ الایمان ص۹ پر مولوی اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔"

کیا آپ کے نزدیک بہائم و مجنون کے علم کی مشابہت علم نبوی کے ساتھ کرنا اس درخت کا ثمرہ طیبہ ہے یا خبیثہ اور اس عبارت کو کفریہ نہ سمجھنے میں آپ کے لئے کتنی حلاوت ایمانی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

یونہی صراط مستقیم مؤلفہ مولوی اسمعیل قتیل ص۸۶ پر ہے۔

"از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجۂ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ و خر

خود است " یعنی نماز میں زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کے جماع کا خیال بہتر ہے اور اپنے شیخ اور اس کے امثال کی طرف ارادے کو پھیرنا اگرچہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں نہ ہوں کئی درجہ بدتر ہے، اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں مستغرق ہو جانے سے۔

یعنی گدھے اور بیل کی صورت میں منہمک اور محو ہو جانا بدرجہا افضل ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور سے اور حضور کا ایک مرتبہ تصور آنا گدھے اور بیل کی صورت میں کئی دفعہ مستغرق ہو جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔ معاذ اللہ استغفر اللہ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ ہے دیوبندی دھرم کی محبت نبوی و عظمت نبوی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور سنیئے!

تقویۃ الایمان مؤلفہ اسمٰعیل قتیل صہ۱۰ پر ہے۔

" ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے "

دیوبندی دھرم میں اللہ کی شان کے آگے چوہڑے چمار کی تو قدر و منزلت ہے لیکن اس کے علاوہ کسی نبی، ولی، فرشتہ، عرش، کرسی، جنت اور جنت کی مخلوق کی کوئی عزت نہیں۔ بلکہ چمار سے بھی ذلیل ہے۔ یہ ہے دیوبندی پنتھ کی محبت نبوی و عظمت نبوی جس کے بارے مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتاویٰ رشیدیہ صہ۴۱ پر لکھا۔

" کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ اور موجب اجر ہے "۔

یعنی جب تک یہ کتاب کسی دیوبندی کے گھر میں نہ آئے یا نہ پڑھے یا اس پر عمل نہ کرے وہ گھر اسلام سے کورا اور خالی ہے اور عمل کرنے کا مطلب یہی ہوا کہ چوہڑے چمار سے اللہ کی ہر مخلوق (بڑی ہو یا چھوٹی) کو ذلیل سمجھے ایسا ایمان دیوبندیوں کو سلامت رہے۔

قولہ! " حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے لے کر ائمہ۔ اولیاء صلحاء۔ مشائخ۔ صوفیاء اور حکماء کی ذوات قدسیہ تک کے بارہ میں افراط و تفریط سے الگ رہ کر ان کی عظمت و متابعت پر قائم رہنا ہی اس مسلک کی امتیازی شان ہے "۔

اقول! دیوبندیوں کی عین اسلام تقویۃ الایمان صہ۱۳ پر ہے۔

" ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیئے کہ اپنے تمام کاموں پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے "

دیکھیئے اس عبارت سے انبیاء۔ آئمہ۔ اولیاء۔ صلحاء۔ علماء۔ مشائخ۔ صوفیاء اور حکماء کی ذوات قدسیہ کی تعظیم ہوئی یا توہین؟ اور اسی صفحہ پر لکھا ہے " اللہ کے سوا کسی کو نہ مان "

کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء کے ساتھ ایمان لانا دیوبندی دھرم میں جائز ہوا؟

براھین قاطعہ صہ۲۶ پر ہے۔

" ایک صالح فخر عالم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو اردو زبان کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا جب سے مدرسہ

دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی"۔

یعنی دیوبندی علماء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اردو زبان کے استاد ہوئے اور حضور ان کے شاگرد (معاذاللہ) یہ مسلک ہے افراط و تفریط سے بچا ہوا۔

تحذیر الناس صہ پر بانی دیوبند قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں۔

"انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بڑھ جاتے ہیں"

اقول:۔ میانہ کے نزدیک یہ عبارت بھی افراط و تفریط سے منزہ ہوگی اہل سنت وجماعت کا مسلک ہے کہ کوئی امتی کسی عمل میں نبی سے بڑھنا تو درکنار مساوی بھی نہیں ہو سکتا۔

مولوی الیاس کے پاس اپنے عقیدے پر کوئی آیت یا حدیث ہو تو بیان کرے۔ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَارْجِعُوْا عَشْرَہٗ

قولہ! "اصل چیز توحید خداوندی پر زور دینا ہے۔ جس کے ساتھ شرک یا موجبات شرک جمع نہ ہوں اور کسی بھی غیر اللہ کی اس میں شرکت نہ ہو"۔

اقول! فتاوی رشیدیہ صہ ۹۲ پر ہے۔

"پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام وصوفیائے کرام وعلمائے عظام کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالی ہے"

یہ مسئلہ صریح غلط بے بنیاد اور تحقیق اہل اسلام کے منافی ہے اور قرآن پاک کے صریح مخالف ہے۔ مولی تعالی فرماتا ہے۔ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ

وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْکُمْ بِالْوَعِیْدِ مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ بلکہ اہل اسلام کا مسلک یہ ہے کہ جمیع محالات تحت قدرت باری تعالی نہیں اس میں قدرت مطلقہ کی نفی نہیں نہ اس میں نقص ہے۔ بلکہ یہ نقص محالات میں ہے۔ تحت قدرت باری تعالی آنے کے لائق نہیں۔

مسلمانو! دیوبندی دھرم کی توحید کو آپ نے دیکھ لیا کہ خدا کو بھی کذب سے محفوظ نہ رہنے دیا۔ گو امکان ہی سہی۔ اسی واسطے اعلحضرت مجدد مائۃ حاضرہ امام اہل السنۃ والجماعۃ شاہ احمد رضا خان بریلوی نے دیوبندیوں کے خداؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"وہابی ایسے کو خدا[1] کہتا ہے۔ جس کا سچا ہونا کچھ ضرور نہیں جھوٹا بھی ہو سکتا ہے۔ ایسے کو جس میں[2] ہر عیب و نقص کی گنجائش ہے۔ ایسے کو جس کا علم[3] حاصل کئے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کا علم اس کے اختیار میں ہے۔ چاہے تو جاہل رہے"

دیوبندی وہابی توحید میں پہلے مفصل بیان کر آیا ہوں اب اسی پر اکتفا کرتا ہوں"

قولہ:۔ "علمائے دیوبند کا یہ بھی مسلک نہیں کہ وہ بے ادب مادہ پرستوں کی طرح یہ خیال کریں کہ انبیاء کرام صرف چٹھی رساں ڈاکیہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جن کا کام پیغام پہنچا دینا ہے اور بس اس سے زیادہ ان کی کوئی حیثیت نہیں"

---

[1] فتاوی رشیدیہ [2] اظہار الحق [3] تقویۃ الایمان

اقول :۔ تقویۃ الایمان ص۲۶ پر ہے ۔
"کسی بزرگ کی شان میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو کرو ۔ سو اس میں بھی اختصار کرو "
کسی بزرگ سے مراد انبیاء سے ہر صالح تک کی ہو سکتی ہے اور بشریت میں مسلم و غیر مسلم دونوں شامل ہیں پھر اس میں بھی اختصار کیا اس میں توہین نہیں ؟ ۔ ۔ ۔ ۔ نیز اسی صفحہ پر لکھتا ہے ۔
" جیسا کہ ہر گاؤں کا چوہدری اور زمیندار سو ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت پر سردار ہے اور ہر امام وقت کے لوگوں کا اور ہر مجتہد اپنے تابعوں کا "
یہاں چوہدری اور زمیندار کے ساتھ انبیاء و اولیاء مجتہدین کو تشبیہہ دینا توہین نہیں تو کیا ہے ۔ مودودی صاحب نے متعدد کتب میں رسول کے معنی ایلچی اور چٹھی رساں لئے ہیں ۔
یہ (تقویۃ الایمان) دیوبندیوں کی وہ کتاب جس کا ہر دیوبندی گھر میں ہونا عین اسلام ہے اسی کے ص۲۲۶ پر ہے ۔
" وَلَا یَخْفٰی اِنَّ الْمُخَاطَبِیْنَ بِقَوْلِہٖ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ ھُمُ الْمُشْرِکُوْنَ فَکَیْفَ مَثَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْبَشَرِیَّۃِ نَبِیَّہٗ بِالْمُشْرِکِیْنَ الَّذِیْنَ ثَبَتَ نَجَاسَتُھُمْ فِی الْقُرْاٰنِ حَیْثُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوْا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ۔ وَالْاَصْنَامُ مِنْ حَیْثُ اَنَّھَا اَحْجَارٌ وَّ جَمَادَاتٌ لَا نَجَاسَۃَ فِیْھَا وَ اِلَّا یَلْزَمُ اَنْ یَّکُوْنَ کُلُّ حَجَرٍ نَجَسٌ اِنَّمَا النَّجَاسَۃُ فِیْھَا بِسَبَبِ الْمُشْرِکِیْنَ الَّذِیْنَ صَوَّرُوْھَا وَجَعَلُوْھَا مَعْبُوْدِیْنَ فَالْمُشْرِکُوْنَ اَشَدُّ نَجَاسَۃً مِّنَ الْاَصْنَامِ فَافْھَمْ وَتَاَمَّلْ "
ترجمہ :۔ اور مخفی نہ رہے کہ اللہ کے فرمان انما انا بشر مثلکم

کے مخاطب مشرکین ہی ہیں تو دیکھئے از روئے بشریت اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کو مشرکین کے ساتھ کیسے تشبیہہ دی۔ جن کی (مشرکین) نجاست قرآن میں ثابت ہے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مشرک نجس ہیں ۔ مسجد حرام کے قریب نہ جائیں اور بتوں میں از روئے پتھر اور جماد ہونے کی حیثیت سے کوئی نجاست نہیں ورنہ ہر پتھر نجس ہو ان میں نجاست مشرکین کی وجہ سے ہے جنہوں نے ان کو گھڑا اور معبود قرار دیا ۔ تو مشرکین بتوں سے سخت نجس ہوئے ۔
دیکھئے اس عبارت میں اس نجس العین نے نبی کو مشرکوں جیسا بشر سمجھا یہ کھلی توہین نہیں تو کیا ہے اور یہ مادہ پرستوں جیسا غلو نہیں تو کیا ہے ۔ لہٰذا دیوبندیوں کے نزدیک نبی کی حیثیت احکام خداوندی کے پہنچانے کے علاوہ مشرکوں جیسی ہوئی ۔ سُبْحَانَکَ ھٰذَا بُھْتَانٌ عَظِیْمٌ یَعِظُکُمُ اللّٰہُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِہٖ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ؀
قولہ ! علمائے دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ یہ مقدسین جہاں پیغام الٰہی کے امین ہیں جنہوں نے کمال دیانت اور حزم و احتیاط کے ساتھ پیغام الٰہی مخلوق تک پہنچایا جو کہ عالم بشریت کا بلند ترین مقام ہے ۔ وہاں وہ مخلوق الٰہی کے مربی و محسن بھی ہیں "
اقول ! مربی و محسن ہونے کے کمال میں دیوبندی مولویوں کے نزدیک انبیاء کی کیا تخصیص ہے یہ تو اپنے مولویوں کو بھی مستقل مربی اور محسن خلائق قرار دیتے ہیں ۔ چنانچہ دیکھئے محمود الحسن مرثیہ رشید احمد گنگوہی میں لکھتا ہے ۔
؎ " خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے "

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مربی خلائق کہنا شرک سمجھتے ہیں لیکن اپنے عقیدے میں
رشید احمد گنگوہی کو مربی جمیع مخلوق قرار دیتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق
مَا اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ کی حدیثیں سنا کر مجبورِ محض لکھتے ہیں اور رشید احمد
گنگوہی کو مربی خلائق اعتقاد کرتے ہیں۔ شتان ما بینھما اسی واسطے ان کے حق میں
کہتے ہیں"

س "پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ"

یعنی کعبہ میں جاکر بھی وہ لذت اور عرفان حاصل نہیں ہوا جو گنگوہی صاحب
سے حاصل ہوتا تھا۔ اسی لئے کعبہ کو چھوڑ کر گنگوہ کی کشش بیتاب کر رہی ہے۔

قولہ! "مگر اس کے ساتھ ہی علمائے دیوبند کے مسلک کا ایک جزو
یہ بھی ہے کہ تمام انبیاء کرام بشر ہیں۔ نوع بشر سے الگ ان کی کوئی
نوع نہیں جہاں ان کی بے ادبی کفر اور عظمت عین ایمان ہے وہیں
اس عظمت میں شرک کی آمیزش بھی کفر سے بڑھ کر کفر سمجھتے ہیں"

اقول! آب حیات مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی میں ہے۔
"ایسے ہی وجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ارواح امت
میں تجانس ذاتی اور اتحاد حقیقی اور اشتراک نوعی نہیں
فرق زمین و آسمان ہے"

دیکھئے یہاں اشتراک نوعی اور اتحاد حقیقی کی تمہارے مولوی صاحب بالکل
نفی کر رہے ہیں۔ تو اس عبارت میں نوع بشر سے الگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی روح مقدسہ کی نوع بیان کی ہے تو مسلک دیوبند کے مخالف ہوا میں دیکھتا
ہوں کہ آپ مولوی قاسم نانوتوی پر کیا فتویٰ لگاتے ہیں نیز جب اتحاد حقیقی
اور نوعی نہ رہا تو حقیقت نبوی اور آپ کی نوعیت سے مطلع کریں؟

قولہ: "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک اور
مدح و ثنا کو عین عبادت سمجھتے ہیں لیکن اس میں عیسائیوں
کے سے مبالغے جائز نہیں سمجھتے کہ حدود شریعت کو حدود
الوہیت سے جا ملائیں"

اقول! یہ عقیدہ قرآن پاک کے صریح مخالف ہے۔ مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے
ایاک نعبد و ایاک نستعین مدح و ثنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عین
عبادت کہنا غیر اللہ کی عبادت ہوئی یہ عین کفر ہے۔ ہم اہل سنت وجماعت
مدح و ثنا کو عبادت نہیں سمجھتے۔ بلکہ سعادت اعتقاد کرتے ہیں۔ اور
حدود شریعت کا بیان فرمانے والا جب مولیٰ تعالیٰ ہے اور کلام اللہ
اللہ کی صفت ہے تو حدود شریعت یقیناً الوہیت کے ساتھ جا ملیں گے۔
اس کا انکار کیا معنی؟ باقی ہر مسلمان انبیاء علیہم السلام کو انبیاء اللہ اعتقاد
کرنا تو کیا خیال میں لانا بھی کفر سمجھتا ہے۔ اس میں علمائے دیوبند کی کیا
تخصیص رہی۔

ہم میلاد پاک کرنا عین سعادت اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
قرب کا ذریعہ اعتقاد کرتے ہیں۔ اس کے برعکس دیوبندی حضرات اس کو
بدعت اور حرام قرار دیتے ہیں۔ دیکھئے فیض الباری شرح بخاری مؤلفہ
مولوی محمد انور کشمیری کے جلد دوم ص ۳۱۹ پر ہے۔
"اِعْلَمْ اَنَّ الْقِیَامَ عِنْدَ ذِکْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِدْعَۃٌ لَا اَصْلَ لَہٗ فِی الشَّرْعِ" یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کے میلاد کے وقت قیام کرنا بدعت ہے۔ شریعت میں اس کی کوئی
اصل نہیں اور اس کے تحت مولوی بدر عالم میرٹھی لکھتے ہیں"

"فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّشُكَّ اَنَّ الْمِيْلَادَ الْمُرَوَّجَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا حَرَامٌ قَطْعًا"

یعنی یقیناً یہ میلاد مروج جو ہر سال منایا جاتا ہے قطعاً حرام ہے۔

براھین قاطعہ صـ۱۴۸ پر ہے"

"ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے سانگ کنیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔ یا مثل روافض کے نقل شہادت اہل بیت ہر سال مناتے ہیں۔ معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا اور خود یہ حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے۔ بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہیں"

فتاوی رشیدیہ صـ۱۰۶ پر ہے۔

سائل نے شاہ عبدالرحیم صاحب علیہ الرحمۃ کا واقعہ بیان کیا کہ وہ ہمیشہ میلاد پاک نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا مناتے اور طعام پکا کر حضور کی روح پر فتوح کو ایصالِ ثواب فرماتے کسی ایک سال یہ کام نہ کر سکے صرف بھونے ہوئے چنے لوگوں میں تقسیم کئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو دیکھا کہ آپ نے وہ چنے سامنے رکھے ہیں اور آپ بڑے ہشاش بشاش ہیں تو اس سے استحسان مولود مروج زمانہ پر استدلال کیا جا سکتا ہے یا نہیں ملخصاً

رشید احمد گنگوہی جواب لکھتے ہیں۔

"شاہ عبدالرحیم کا یہ فعل ایسا ہی تھا تو اس سے کوئی حجت نہیں لا سکتا۔ اپنے بدعت زمانہ پر ... ... پس اس میں کوئی حجت جواز مولد کی نہیں"

اسی فتاوی رشیدیہ صـ۶۹ پر ہے۔ "یا رسول اللہ انظر حالنا کا ورد مکروہ تنزیہہ ہے"

مولوی الیاس صاحب بتائیں کہ ذکر نبی پاک وہاں تو عین عبادت لکھا ہے اور یہاں آپکے رشید احمد و خلیل احمد کنہیا کا سانگ اور محمد انور کشمیری بدعت اور بدر عالم میرٹھی حرام قطعی کہہ رہے ہیں۔ آپ کن دیوبندیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ جن کے یہاں حمد و ثنا و ذکر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عین عبادت ہے،

قولہ: "علمائے دیوبند عالم برزخ میں آپ کی جسمانی حیات کے قائل ہیں لیکن وہاں معاشرت دنیوی کے قائل نہیں"

اقول! عالم برزخ میں سب کی روحیں زندہ ہوتی ہیں روح کے لئے موت نہیں لیکن شہداء کی ارواح کی تخصیص قرآن پاک نے یوں بیان فرمائی بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ بلکہ وہ ایسے زندہ ہیں کہ ان کو اپنے رب کے پاس رزق ملتا ہے اور جو اللہ تعالی نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے وہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔

کتب احادیث میں تصریح ہے حَيَاتُ الْاَنْبِيَاءِ اَقْوٰى مِنْ حَيَاتِ الشُّهَدَاءِ یعنی شہیدوں کی زندگی سے انبیاء کی زندگی قوی تر ہے کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں انہیں رزق ملتا ہے اور ارواح امت میں متصرف بھی ہوتے ہیں۔

دیوبندی کا یہ کہنا "کہ وہاں معاشرت دنیوی کے قائل نہیں" اہلسنت کے عقیدہ کے مخالف ہے نیز اپنے بانی دیوبندی مولوی محمد قاسم نانوتوی کی بھی سنتے جائیے کہ آیا وہ آپکے عقیدے کی دھجیاں کیسے بکھیرتے ہیں اس کو پڑھیئے اور تمام دیابنہ کا سر دھنیئے۔ آب حیات صـ۱۶۹ پر ہے۔

"جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ منشائیت ارواح مومنین جس کی تحقیق سے ہم فارغ ہو چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوئے ایسے ہی دجال بھی بوجہ منشائیت ارواح کفار جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوگا"

دیکھئے حیات نبی صلی اللہ علیہ وسلّم اور حیات دجال میں دیوبندی دنیا میں کوئی فرق نہیں ایسی دجل والی عبارتیں اپنی کتابوں میں لکھ چھاپ کر انہوں نے عباد اللہ کو صراط مستقیم سے بہکانے کی کوشش کی ہے۔

قولہ! "علمائے دیوبند اس بات کے اقراری ہیں کہ آج بھی امت کے ایمان کا تحفظ گنبد خضریٰ کے منبع ایمان سے ہو رہا ہے لیکن پھر بھی آپ کو حاضر و ناظر نہیں جانتے"

اقول! آیت کریمہ النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کی روحوں سے قریب تر ہیں یا ان کی روحوں سے زیادہ متصرف ہیں۔ جو ذات کہ ہر امتی کی روح میں زیادہ متصرف یا اس سے زیادہ قریب ہو اسے حاضر و ناظر کہنے میں کیا قباحت ہے اور کون سا شرک لازم آتا ہے بلکہ جو کچھ اوپر لکھا گیا "کہ امت کے ایمان کا تحفظ گنبد خضریٰ کے منبع ایمانی سے ہو رہا ہے" عقائد دیوبند کے یہ بھی مخالف ہے اس لئے کہ جس کتاب پر عمل کرنا عین اسلام ہے اس کے صہ۵۵ پر لکھا ہے "یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" تو جن کا عقیدہ یہ ہے معاذ اللہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے ہیں وہ امت کے ایمان کا تحفظ کیسے کر سکیں گے نیز اسی کتاب میں ہے "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں" حضور کے بارے جن کا یہ عقیدہ ہو تحفظ ایمان کا عقیدہ ان کا کب ہو سکتا ہے۔ "وہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" ایسی تلبیسات سے لوگوں کے عقیدے آپ لوگ کیوں خراب کرتے ہیں۔ مسلمانو! ایسے لوگوں کے دام تزویر سے بچو اپنی اولاد اور متعلقین کو بچاؤ۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا۔

قولہ! "جیسے آپکی نبوت یا ختم نبوت کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے ایسے ہی صحابہ کرام کے اجماع کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے"

اقول! تمام دیوبندی حضرات اپنے بانی دیوبند قاسم العلوم والخیرات کی خیر منائیں وہ تمہارے اس عقیدے کے ساتھ متفق نہیں "تحذیر الناس" صہ۲۵ پر لکھتا ہے۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا" اور صہ۱۴ کے حاشیہ میں ہے "اگر بالفرض آپکے زمانہ یا بالفرض آپ کے بعد بھی کوئی نبی فرض کیا جائے تو بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا کیونکہ فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم فقط اس معنی کر نہیں کہ آپ سب سے پچھلے زمانہ کے نبی ہیں جیسا کہ عوام کا خیال ہے" اور صہ۳ پر ہے "معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے"

صراط مستقیم صہ۱۶۵ پر مولوی اسمعیل دہلوی لکھتا ہے "حکم شد کہ ہر کہ بر دست تو بیعت خواہد کرد گو لکھوکھا باشند ہر یک را کفایت خواہم کرد القصہ امثال ایں وقائع واشباہ ایں معاملات صدہا در پیش آمد کہ کمالات طریق نبوت بذروۂ علیائے خود رسید والہام وکشف وحکمت انجامید انیست طریقہ استفادہ کمالات راہ نبوت" یعنی میرے پیر سید احمد بریلوی کو خدا کی طرف سے حکم ہوا کہ جو تیرے ہاتھ پر بیعت کرے گا خواہ لکھوکھا کیوں نہ ہوں میں ہر ایک کو کفایت کروں گا اور بخش دوں گا الغرض اس قسم کے واقعات اور ان علامات کے نظائر سینکڑوں در پیش آئے یہاں تک کہ کمالات نبوت اپنے اعلیٰ مدارج کو پہنچ گئے اور الہام وکشف وعلوم حکمیہ کے ساتھ انجام پائے یہ ہے کمالات نبوت کے حاصل ہونے کا طریقہ

● دیکھئے قاسم واسمعیل دونوں ختم نبوت کے منکر ہیں جو اعلیٰ درجے کے دیوبندی ہیں۔ جن کے محامد ومحاسن بیان کرنے میں دیابنہ کی زبانیں مرطوب رہتی ہیں اور قلم کی سیاہی خشک نہیں ہونے پاتی۔

کیا مولوی الیاس صاحب اپنے عقیدے کو محفوظ رکھتے ہوئے ان دونوں کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کریں گے؟ اگر جواب نفی میں ہو تو وعید قرآنی کے لئے تیار ہو جائیں۔ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اور اگر جواب اثبات میں ہو تو یہ عبارت دیکھتے ہی سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ میں اعلان کرا دیں کہ ہمارا ایسے فاسد عقیدہ والے سے کوئی تعلق نہیں۔

قولہ: "صحابہ کرام کو غیر معصوم کہنے کے باوجود بوجہ محفوظیت دین کے بارہ میں قابل تنقید و تبصرہ نہیں سمجھتے"

اقول! اگر مسلک دیوبند ایسا ہے تو سید ابو الاعلیٰ مودودی سربراہ جماعت اسلامی نے "خلافت وملوکیت" لکھ کر سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر تنقیدیں کیوں کیں؟ کیا ان کے خلاف دیوبندی مکتب فکر میں سے کسی نے قلم اٹھا کر اس کا رد تحریر کیا ہے؟ نہیں کیا تو لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ایسے بلند دعوے کیوں کرتے ہیں۔ اسی طرح "رشید ابن رشید" پر مختلف علمائے دیوبند نے تقاریظ و تصدیقات کیوں لکھیں حالانکہ اس کتاب میں محمد دین بٹ نے یزید علیہ ما علیہ کو رحمۃ اللہ علیہ نہیں نہیں بلکہ شروع صفحہ پر "صلی اللہ علی سیدنا امیر المؤمنین یزید" لکھا اور سیدنا امام عالی مقام سید الشہداء شہید کربلا شاہ گلگوں قبا نبیرۂ سیدنا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ باغی لکھا کیا ان تصدیق

کرنے والے علماء کو آپ قابل تنقید سمجھتے ہیں یا نہیں اگر جواب نفی میں ہو تو مسلک دیوبند کہاں گیا اور اگر سمجھتے ہیں تو ان کے رد میں کون سی کتاب یا پمفلٹ شائع کیا ہے۔

قولہ! "اولیاء کرام۔ صوفیائے عظام کا طبقہ مسلک علمائے دیوبند کی رو سے اُمت کے لئے روحِ رواں کی حیثیت رکھتا ہے۔ جن سے اُمت کی باطنی حیات وابستہ ہے جو اصل حیات ہے مگر غلو کے ساتھ اس محبت و عقیدت میں انہیں ربوبیت کا مقام نہیں دیتے "

اقول! دیکھئے شیخ الہند مولوی محمود الحسن رشید احمد کے مرثیہ ص۱۲ پر کیا لکھتے ہیں۔

ے تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار اَرِنی میری دیکھی بھی نادانی

یہاں مولوی رشید احمد گنگوہی کی قبر کو طور سے مشابہ کہہ رہے ہیں اور خود (محمود الحسن) موسیٰ بنے اور رشید احمد گنگوہی کو خدا سمجھ کر ارنی کی رٹ لگائی کیا یہاں اپنے مولوی کو مقام ربوبیت نہیں دے رہے ہو؟

مرثیہ ص۲۲ پر ہے:۔

ے قاسم و حضرت امداد کو مرنے نہ دیا
بلکہ زندہ ہی رکھا سب کو علی وجہ اتم

ے مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

دیکھئے رشید احمد کو بھی مسیحیت کا مظہر قرار دیا اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک رکیک طنز کی کہ عیسیٰ علیہ السلام تو صرف مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے زندوں کو مرنے نہ دینا ان کے بس میں نہ تھا مگر یہ رشید احمد ہیں کہ اس میں دو وصف ہیں، مردوں کو زندہ کرنا اور زندوں کو مرنے نہ دینا اور حال یہ کہ انہی اوصاف والے کا مرنے کے بعد مرثیہ کہا جا رہا ہے۔

قولہ! "علمائے دیوبند ان کی (اولیاء) قبروں سے استفادہ اور فیض حاصل کرنے

کے قائل ہیں۔ لیکن انہیں مشکل کشا۔ حاجت روا۔ دافع البلاء والوباء نہیں سمجھتے وہ صرف شانِ کبریائی ہے"

اقول! یہ بھی غلط ہے بلکہ سب کچھ سمجھتے ہیں مرثیہ مذکورہ ص۸ پر ہے

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یا رب
گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی !
تڑپتے تربت اقدس پہ اس کی ہیں کہ ہوتی تھی
در دولت پہ جس کے نفس امارہ کی قربانی
زباں پر اہل اھواء کی ہے کیوں اُعْلُ ھُبُلْ شاید
اُٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی ! !

صراط مستقیم اسمعیل دہلوی ص۱۰۱ پر ہے۔

"ہم چنیں اصحاب ایں مراتب عالیہ و ارباب ایں مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و شہادت میباشند ایں کبار اولی الایدی والابصار را مے رسد کہ تمامی کلیات را بسوئے خود نسبت نمایند مثلاً ایشاں را مے رسد کہ بگویند کہ از عرش تا فرش سلطنت ما است"

(ترجمہ) یعنی اسی طرح اولیاء کرام کو یہ عالی مرتبے اور یہ بلند منصب والے عالم مثال اور شہادت کے تصرف میں ماذون مطلق (یعنی کلی اختیار والے) ہوتے ہیں ان قوت و بصیرت والوں کو لائق ہے کہ تمام کلیات کو اپنی طرف منسوب کریں مثلاً ان کو حق پہنچتا ہے کہ عرش سے فرش تک سب ہماری حکومت ہے۔

تو جن کو اس قدر اختیارات ہوں گے وہ دافع البلا، والوباء اور حاجت روا و مشکل کشا یقیناً ہوں گے۔ مولوی الیاس صاحب کا جب یہ عقیدہ ہے کہ یہ اوصاف شان کبریائی ہے تو ان کے بارے میں جن کو مولوی اسمٰعیل مالک کائنات اور متصرف فی الامور سمجھ رہا ہے تو اس کے

ہاں ان کو شانِ کبریائی میں شامل کرتا ہے تو یہ صریح شرک ہوا یا نہیں اس وقت اتنی ہی عبارات پر اکتفا کرتا ہوں ورنہ ایسی عبارات سے علمائے دیوبند کی کتابیں مملو ہیں۔

قولہ! غمی کی رسموں، تیجہ دسواں، برسی، چہلم وغیرہ کو بدعت سمجھتے ہیں اس لئے سختی سے روکتے ہیں رسم غمی کو اس لئے سختی سے روکتے ہیں کیونکہ یہ ثواب سمجھ کر کی جاتی ہیں الخ

اقول! ان چیزوں کا جواب دیوبندیوں کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کلیات امدادیہ کے فیصلہ ہفت مسئلہ سے مفصل لکھ چکا ہوں کہ وہ ان چیزوں کے قائل تھے اور مستحب یا مستحسن سمجھ کر کرتے اور لوگوں کو فتویٰ دیتے تھے۔ جب حاجی امداد اللہ صاحب کا یہ مسلک ہو اور دیوبندی حضرات سختی سے اس سے روکیں اور ثواب سمجھنا بھی بدعت سمجھیں تو ان بزرگوں سے دنیاوی و اخروی منافع کے کیسے امیدوار ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا جو اپنے بزرگوں کا نہیں دوسرے کا کب بنتا ہے۔

قولہ! "بدعت میں عقیدہ کی خرابی ہوتی ہے کہ غیر دین کو دین سمجھ لیا جائے"

اقول! بدعت بجمیع اقسامہا مذموم نہیں بلکہ بعض بدعات سنت موکدہ کے درجہ کو پہنچتی ہیں جیسے تراویح کے بارہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ یعنی یہ تراویح بہترین بدعت ہیں نیز مدارس اسلامیہ اور ان میں مختلف فنون کی تعلیم کا رواج بخاری شریف کے ختم پر شیرینی کی تقسیم جیسے مدرسہ دیوبند میں ہمیشہ ہوتی ہے اور رسم دستار بندی اور مساجد کے مینار، لاؤڈ سپیکر کا استعمال اور ہر صبح و شام درس یہ سب بدعات ہیں آپ کے مسلک میں غیر دین ہوئیں اور ان سب امور میں خرابی ہوئی تو پھر آپکے پاس ان معمولات کے درست ہونے کی کیا دلیل ہے ھاتوا برھانکم اور اگر دلیل نہیں تو ان کو ترک کرو میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ پھر موقعہ ملا تو پھر لکھوں گا فقط واللہ ورسولہ اعلم

نوٹ:- اگر کسی شخص کو کسی حوالہ کے متعلق شک گذرے تو میرے پاس کتابیں موجود ہیں، خود آ کر دیکھ کر تسلی کر لے۔

مُرَتِّب

ابو الطاہر محمد عجیب قادری غفرلہ خطیب جامع مسجد کنزی سٹلائٹ ٹاؤن جھنگ صدر وصدر مدرس دار العلوم قطبیہ رضویہ جبشیر قطب آباد شریف (جھنگ)